ارشاد باری تعالیٰ

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ○

(سورۃ البقرہ:270)

ترجمہ: وہ جسے چاہے حکمت عطا کرتا ہے اور جو بھی حکمت دیا جائے تو یقیناً وہ خیرِ کثیر دیا گیا اور عقل والوں کے سوا کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 67

شمارہ 38

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

9 محرم 1440 ہجری قمری ● 20 تبوک 1397 ہجری شمسی ● 20 ستمبر 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 ستمبر 2018 کو جلسہ گاہ بلجیم بمقام برسلز سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے مَیں ہی مُراد ہوں، میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنادیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں، یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہے جو خدا کے اَسرار کو نہیں سمجھتے اور صورت پرست ہیں حقیقت پر ان کی نظر نہیں

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

اے عزیزو! غور کرو اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اُسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائے گی اس لئے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اُس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرِخفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی مگر مجھے اُس کے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ...... لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں جب تک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھاوے۔ سو اس وقت تک حکمتِ الٰہی کا یہی تقاضا تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آتے مگر جب وقت آ گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بتصریح لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ایک اور الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں لیکن یہ یاد ہے کہ صدہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے اور وہ اُس زمانہ کا ہے جب کہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا یعنی پھر مریم کو جو مراد اِس عاجز سے ہے دردِ زِہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نام ونشان باقی نہ رہتا یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتدا میں مولویوں کی طرف سے بہ ہیئت مجموعی پڑا اور وہ اس دعویٰ کی برداشت نہ کرسکے اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا تب اُس وقت جو کرب اور قلق ناسمجھوں کا شور وغوغا دیکھ کر میرے دل پر گذرا اُس کا اس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے اور اس کے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا۔ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا اور پھر اس کے ساتھ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ 521 میں موجود ہے اور وہ یہ ہے۔ الیس اللہ بکاف عبدہ ولنجعلہ اٰیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا۔ قول الحق الذی فیہ تمترون۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 516 سطر 12 و 13۔ (ترجمہ) اور لوگوں نے کہا کہ اے مریم تو نے یہ کیا مکروہ اور قابلِ نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دور ہے تیرا باپ ☆ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے مگر خدا ان تہمتوں سے اپنے بندہ کو بری کرے گا اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان بنادیں گے اور یہ بات ابتدا سے مقدر تھی اور ایسا ہی ہونا تھا یہ عیسیٰ بن مریم ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں یہی قول حق ہے۔ یہ سب براہین احمدیہ کی عبارت ہے اور یہ الہام اصل میں آیات قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ ان آیتوں میں جس عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے اُسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنادیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہے جو خدا کے اسرار کو نہیں سمجھتے اور صورت پرست ہیں حقیقت پر ان کی نظر نہیں۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 50 تا 52)

(☆ حاشیہ) نوٹ: اس الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ میں فضل شاہ یا مہر شاہ نام ایک سید تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا جب میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی کسی نے ان کو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ ان کے والد صاحب بہت اچھے آدمی تھے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا ان کا باپ تو نیک مزاج اور افترا کے کاموں سے دور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا ایسا ہی بہتوں نے کہا کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔ منہ

124 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 124 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 28، 29 اور 30 دسمبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ جماعت کا ہر ممبر نماز باجماعت قائم کرنے والا بن جائے

نماز عبادت کی ایک بہترین شکل ہے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے اور مومن کی روحانی زندگی کی حفاظت کیلئے ضروری ہے

اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی وہ طاقت ہے جس کے بل بوتے پر احمدیت نے دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے یہی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ احمدیت کی گاڑی رواں دواں رہے گی

جلسہ سالانہ سپین منعقدہ مورخہ 13 و 14 ؍اکتوبر 2017 کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

جماعت احمدیہ سپین کو اپنا 30واں جلسہ سالانہ مورخہ 13 و 14 ؍اکتوبر 2017 کو مسجد بشارت پیدرو آباد میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ میں شمولیت کے لیے اخبار میں دعوت نامے چھپوائے گئے اور مقامی ریڈیو چینل پر جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ نیز ملک کی مختلف اہم شخصیات سے رابطے کیے اور انہیں جلسے میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ پہلے دن نماز جمعہ کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ پہلے سیشن کا آغاز مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ سالانہ سپین کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا موصول شدہ پیغام احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا، جو قارئین بدر کیلئے الفضل انٹرنیشنل 1 ؍جون 2018 کے شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ (ایڈیٹر)

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ سپین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ سپین کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو خیر و برکت کا باعث بنائے اور اس کی علمی و روحانی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے انصار اللہ یُوکے کے اجتماع کے موقع پر ان کو ایک اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلائی تھی جو اسلام کا بنیادی رکن ہے اور ہر مومن مسلمان پر فرض ہے۔ یہ بنیادی چیز نماز ہے۔ قرآن کریم نے بار بار اس کی تاکید کی ہے۔ آپ کے اس جلسہ سالانہ پر بھی میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ جماعت کا ہر ممبر نماز باجماعت قائم کرنے والا بن جائے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عبادت کا حق ادا کیا جائے اور نماز عبادت کی ایک بہترین شکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے اور مومن کی روحانی زندگی کی حفاظت کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی وہ طاقت ہے جس کے بل بوتے پر احمدیت نے دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ احمدیت کی گاڑی رواں دواں رہے گی۔

آپ جو اس جلسہ کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ عہد کریں کہ نماز اپنے وقت پر ادا کریں اور سوائے ان ضروریات کے جن میں اللہ تعالیٰ اجازت دیتا ہے نمازیں جمع نہ کریں۔ میں نے پہلے بھی اس طرف کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ کوشش کریں کہ مسجد جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ اگر مسجد نہیں ہے تو نماز سنٹر بنائیں اور وہاں احمدی اکٹھی نماز ادا کریں۔ گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ اپنے گھروں کو اس طرح سجائیں کہ وہ عبادت اور ذکر الٰہی سے معمور ہو جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی روشنی میں نماز کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ یہ ہے کہ نماز ایسی چیز ہے جو اگر زور لگا کر اور توجہ کے ساتھ کھڑی نہ کی جائے تو گر پڑے گی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قرآن کریم میں جو بار بار کہا گیا ہے نماز کو کھڑا کرو اور بڑی کثرت کے ساتھ مختلف طریق پر بیان کیا گیا ہے اس سے اس طرف توجہ دلانی مقصود ہے کہ نماز از خود کھڑی نہیں ہوا کرتی۔ جب بھی آپ اس سے غافل ہو گئے یہ گر پڑے گی۔ اس لئے خصوصیت کے ساتھ ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ سارے نظام کو نماز باجماعت کو اولیت دینی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’نماز ایسی شئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔ نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے......جس گھر میں نماز ہوگی وہ گھر تباہ نہ ہوگا......اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔ اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا فائدہ ہوگا۔‘‘

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 627، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

دوسری اہم چیز حقوق العباد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کریں اور وہ آپ اس طرح بھی ادا کر سکتے ہیں کہ آپ ان کو تبلیغ کریں، اسلام کے پُرامن پیغام سے آگاہ کریں اور اپنا عملی نمونہ ان کے سامنے پیش کریں۔ اسلام کی حسین تعلیمات سے ان کو آگاہ کریں۔ دوسرے مسلمانوں نے اپنی حرکات سے جو اسلام کو نقصان پہنچایا ہے آپ اپنے نمونہ سے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جو دائمی ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ یہ خلافت جو ہر دم آپ کی راہنمائی کرتی ہے اور اسلام کا دفاع کر رہی ہے اس کی اطاعت اور راہنمائی میں آپ بھی اپنے قدم آگے بڑھائیں اور اسلام احمدیت کی حسین تعلیمات کو سپین میں پھیلائیں اور ان کو احمدیت میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اللہ آپ کو ایمان اور ایقان میں بڑھائے۔ اللہ آپ پر اپنے بے شمار فضل نازل فرمائے آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

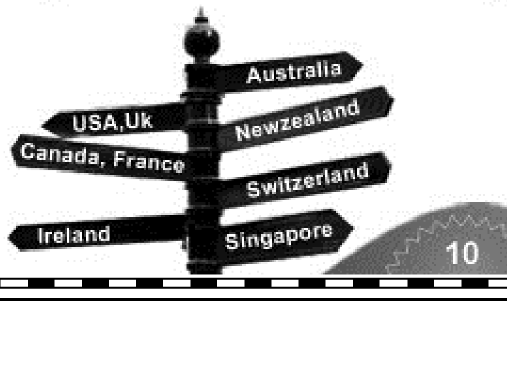

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

خطبہ جمعہ

الحمدللہ آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے

جلسہ سالانہ کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرماتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ
یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کیلئے ہے
یا دنیا پر کوئی دنیاوی اثر ڈالنے کیلئے ہے، بلکہ یہاں آنے والوں کو، یہاں جمع ہونے والوں کو خالصۃً لِلّٰہ جمع ہونا چاہئے
تا کہ جہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے ہوں، اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں
وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے بارے میں علم حاصل کرنے والے اور ان حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں

جلسہ سالانہ کے میزبانوں اور کارکنان اور اسی طرح جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کیلئے
قرآن وحدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے نہایت اہم نصائح

ہر کارکن بھی اور ہر احمدی بھی جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا عملی نمونہ دکھا کر تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے، خوبصورت تعلیم دکھانے کا ذریعہ بنتا ہے
پس اس لحاظ سے آپ سب شامل ہونے والے بھی اور ڈیوٹی دینے والے بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں

صرف جلسہ میں شامل ہو کر آپ مہمان نہیں بن جاتے۔ اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے
آپ کی باتوں پر عمل نہیں کر رہے، آپ کے جلسہ کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے تو آپ ہزار بار کہتے رہیں کہ
ہم جلسہ پر آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، آپ مہمان نہیں ہیں کیونکہ آپ کے عمل ثابت کر رہے ہیں کہ آپ کی وہ حرکتیں نہیں ہیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ جرمنی فرمودہ مورخہ 7 ستمبر 2018ء بمطابق 7 تبوک 1397 ہجری شمسی بمقام DM Arena کالسروئے، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

نوٹ: خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 31 اگست 2018 موصول ہونے پر انشاء اللہ آئندہ شائع کیا جائے گا۔ (ادارہ)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

الحمدللہ آج سے جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ ہم سالوں سے سنتے آ رہے ہیں بلکہ جب سے کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کا آغاز ہوا، ہے سوا سو سال سے زیادہ عرصہ پہلے سے یہی سنتے آ رہے ہیں کہ جلسہ سالانہ کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرماتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے اور نہ ہی یہاں جمع ہونا کسی دنیاوی مقصد اور تعداد دکھانے کیلئے ہے یا دنیا پر کوئی دنیاوی اثر ڈالنے کیلئے ہے۔ (ماخوذ از شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 395) بلکہ یہاں آنے والوں کو، یہاں جمع ہونے والوں کو خالصۃً لِلّٰہ جمع ہونا چاہئے تا کہ جہاں اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھانے والے ہوں، اپنے علم اور روحانیت میں اضافہ کرنے والے ہوں، وہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے بارے میں علم حاصل کرنے والے اور ان حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔

لیکن مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہے کہ یہاں بعض لوگ جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آتے تو ہیں لیکن حاصل کچھ نہیں کرتے سوائے اسکے کہ کچھ دوستوں کو مل لیا اور کچھ شغل کی باتیں ہو گئیں۔ ایسے لوگ پھر مسائل بھی کھڑے کرتے ہیں۔ بعض نوجوانوں اور بچوں کیلئے ٹھوکر کا باعث بھی بنتے ہیں۔ بعض بڑی کریہہ قسم کی حرکتیں بھی کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اور ہر وقت دیکھ رہا ہے۔

پس سب سے پہلی بات جو مَیں آج کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہر ایک کو ذہن میں یہ بات اچھی طرح راسخ کر لینی چاہئے کہ یہ جلسہ خالصۃً روحانی جلسہ ہے۔ اس کا انعقاد اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ ہم تقویٰ میں بڑھیں اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں اور اس میں ترقی کریں۔ بعض غیر مہمانوں کے سامنے تو پردہ پوشی ہو جاتی ہے۔ ان کے سامنے کچھ احتیاط بھی ہو جاتی ہے اور کچھ اللہ تعالیٰ بھی پردہ پوشی فرماتا ہے کہ چند ایک کے غلط رویّوں اور حرکات سے جماعت کی بدنامی نہ ہو۔ تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا آج پہلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ جلسہ کا مقصد کیا ہے؟ تو وہ مقصد یہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تقویٰ پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مدّعا اور مقصد کو بیان فرماتے ہوئے شامل ہونے والوں کیلئے فرمایا کہ ''اُن کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دُوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو۔''
(شہادت القرآن، روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 394)

پھر آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گُناہ سے بچنا۔'' فرمایا ''تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شُبہ بھی ہو۔ اس سے بھی کنارہ کرے۔'' (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 321، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اس سے بھی بچو۔

اب ہر ایک اپنا جائزہ لے تو خود ہی اپنا محاسبہ ہو جائے گا کہ کیا اس تعریف کے مطابق ہم باریک در باریک گناہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اور جس بات میں برائی کا شبہ بھی ہو اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اس بات کا پھر ہر کوئی اگر محاسبہ کرے اور اس بات پر عمل کرنے والا ہو، محاسبہ کرنے کے بعد یہ دیکھے کہ واقعی ہم عمل کرنے والے ہیں اور اس کے مطابق عمل کرنے والے ہوں تو تب ہمیں سمجھنا چاہئے کہ ہم نے جلسہ پہ آنے کے مقصد کو پورا کر دیا یا پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ورنہ تقریریں سننا اور وقتی جوش دکھانا اور نعرے لگانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بعض نعرے لگا رہے ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کے تاثرات اور ہنسی سے یہ پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ کوئی دلی جوش نہیں ہے بلکہ صرف نعرہ برائے نعرہ لگ رہا ہے۔ پہلے تو یہ تاثرات اور حرکات چُھپ جاتی تھیں لیکن اب کیمرے کی آنکھ بغیر پتہ لگے بغیر کسی کے علم میں لائے ان کی حالتوں کے بارے میں بتا دیتی ہے اور پھر یہ مستقل محفوظ ہو جاتی ہے۔ پہلے تو یہ پروگرام صرف ایم ٹی اے پر ہی ہوتے تھے۔ اب سوشل میڈیا پر بھی ہوتے ہیں وہاں بھی شکلیں نظر آ جاتی ہیں۔ نظر آ رہا ہوتا ہے کہ کس کے چہرے پر کیسا تاثر ہے۔

پھر ایک اور معیار انسان کی اندرونی حالت اور تقویٰ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ''تقویٰ کا اثر اسی دُنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صرف اُدھار نہیں، نقد ہے۔'' فرمایا کہ ''بلکہ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے۔'' زہر انسان پی لے یا کوئی دوائی کھا لے اس کا اثر انسان پر ظاہر ہونا شروع ہو جاتا ہے بلکہ فوری بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ''اسی طرح تقویٰ

کا اثر بھی ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 324، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تو یہ معیار آپ نے بیان فرمایا۔ پس یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان تقویٰ پر چلنے والا ہو اور اس کا اثر ظاہر نہ ہو رہا ہو۔ تقویٰ پر چلنے والا کبھی برائی کے قریب جا ہی نہیں سکتا۔ اس کے خیالات بھی پاک ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر کوئی اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے۔

آپ نے ایک موقع پر فرمایا: ’’مَیں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گُم ہو چکی ہے......‘‘ اللہ تعالیٰ کی معرفت رہی نہیں دنیا میں گم ہو گئی دنیا کی چیزوں نے غلبہ پا لیا اللہ تعالیٰ کی طرف رجحان کم ہو گیا۔ نعرہ یا عہد تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ہے لیکن بہت سارے ایسے مواقع آ جاتے ہیں کہ دنیا مقدم ہو جاتی ہے اور دین پیچھے چلا جاتا ہے فرمایا’’ اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اسے دوبارہ قائم کرے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7، صفحہ 277 تا 278، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) مقصد کیا ہے جماعت کا؟ کہ وہ تقویٰ اور طہارت جو اس دنیا میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق تقویٰ اور طہارت کو قائم کرنے کی کوشش کرے گا وہی کامیاب ہوگا۔ وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں حقیقی احمدی ہے اور وہی اس جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے والا ہے۔

جن دوسری دو باتوں کی طرف آج مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں ان پر عمل بھی اسی صورت میں ہوگا اور ہو سکتا ہے جب دلوں میں خوفِ خدا ہو اور تقویٰ ہو اور جلسے پہ آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی خواہش ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر شامل ہونے والے میں کیا خصوصیات پیدا ہونی چاہئیں۔ یعنی خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے بعد اس میں نرم دلی بھی پیدا ہو۔ ایک دوسرے کیلئے دل نرم ہوں۔ آپس کی محبت ہو۔ بھائی چارہ ہو۔ عاجزی ہو۔ انکساری ہو اور سچائی کے اعلیٰ معیار قائم ہوں۔

جلسہ میں شامل ہونے والوں کے دو طبقے ہیں یا دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہاں ہمارے جلسہ میں شامل ہونے والے نہیں کہنا چاہئے بلکہ جلسہ کا جو انتظام ہے ایک اس کے تحت ایک طبقہ ہے اور ایک وہ لوگ جو شامل ہونے کیلئے آ رہے ہیں۔ بہرحال یہ دو قسم کے لوگ ہیں اور ان دونوں قسموں کے لوگوں میں یہ خصوصیات پیدا ہونی ضروری ہیں۔ نہ ہی وہ ان باتوں سے بری ہو سکتے ہیں جو ڈیوٹیاں دے رہے ہیں، خدمت کر رہے ہیں کارکنان ہیں۔ نہ وہ جو شامل ہونے والے ہیں۔ دونوں کو ان معیاروں پر اپنے آپ کو پرکھنا ہوگا۔ جو میزبان ہیں ان کو بھی اور جو مہمان ہیں ان کو بھی۔ ان دونوں میں تقویٰ ہوگا تو یہ خصوصیات پیدا ہوں گی۔ پس اس حوالے سے دونوں کو مَیں ان کی ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف کچھ توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اگر دونوں میں یہ خصوصیات پیدا ہو جائیں تو جلسہ کا ماحول بھی خوشگوار ہوگا اور جلسہ پر آنے کا مقصد بھی پورا ہوگا۔ ڈیوٹی دینے والے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ ہم نے ڈیوٹیاں دیں ہم رضا کار ہیں تو ہم نے کوئی بہت بڑا مقصد حاصل کر لیا یا اللہ کو راضی کر لیا۔ ہاں راضی کر لیا اللہ تعالیٰ کو اگر ان باتوں پر عمل بھی ساتھ ساتھ کیا۔ نہ ہی شامل ہونے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم بڑی دُور کا سفر طے کر کے آئے ہیں تو ہم نے اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ ہاں راضی اس صورت میں کر لیا جب اللہ تعالیٰ کی معرفت پیدا ہوا اور حقوق العباد کی طرف توجہ پیدا ہو۔

سب سے پہلے مَیں کارکنان یا میزبانوں کو توجہ دلاؤں گا کہ اپنے اندر یہ خصوصیات خاص طور پر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے جذبات کو کنٹرول رکھیں۔ ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے۔ نرم زبان استعمال کرنی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ عہدیداروں کو اور کارکنوں کا سب سے زیادہ پہلا فرض بنتا ہے کہ نرم زبان استعمال کریں۔ عہدیداروں اور کارکنوں کا سب سے پہلا فرض بنتا ہے کہ عاجزی دکھائیں۔ ہر حال میں مہمان کا خیال رکھنا ہے۔ عہدیداروں کو بھی، کارکنان کو بھی نرم زبان استعمال کرنی ہے۔

پھر کارکنان کے آپس کے تعلق ہیں اس میں بھی محبت اور اخلاص اور بھائی چارہ ہونا چاہئے مہمانوں کیلئے بھی اور آپس کے تعلقات میں بھی۔ عہدیدار اور ماتحت کام کرتے ہوئے ایک دوسرے کی بات پر غصہ میں آ گئے تو مہمانوں پر اور خاص طور پر غیر مہمانوں پر جو یہ سنتے ہیں کہ احمدیوں کے جلسہ میں سب آپس میں محبت اور پیار سے رہتے ہیں اور کسی قسم کے غصہ کا اظہار نہیں کرتے یا نہیں ہوتا، جب اس قسم کی باتوں کو دیکھیں گے فسادوں کو دیکھیں گے یا کہیں بھی دو اشخاص کو اونچا بولتا ہوا دیکھیں گے تو ان پر غلط اثر ہوگا۔ کارکنوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب اپنے آپ کو چند دن کی خدمت کے لئے پیش کر دیا اور خدمت بھی وہ جو بڑا اعلیٰ مقام رکھتی ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت ہے اس میں اپنے رویّے پھر ایسے رکھیں کہ نہ کسی مہمان کو تکلیف پہنچے، نہ ایک دوسرے کو جو کارکن ہیں ایک دوسرے سے تکلیف پہنچے۔ جلسہ کی تربیت کا یہ حصہ ہے کہ افسروں نے بھی اور ماتحتوں نے بھی اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا ہے۔ پارکنگ ہے، ٹریفک کنٹرول سے لے کر کھانا پکانے اور صفائی کرنے والے کارکنان تک ان سب کو اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ان دنوں میں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا (البقرۃ:84) یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے اخلاق کے معیار قائم کرنے کیلئے بتائی ہے۔ یہ ایک عمومی ہدایت ہے۔ ایک مومن سے ہر وقت ہی اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ لیکن ان خاص حالات میں جبکہ آپ نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کیلئے پیش کیا ہے، وہ مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، وہ مہمان جو اپنی علمی اور عملی اور روحانی حالتوں کے بہتر کرنے کیلئے یہاں آئے ہیں ان کی عملی تربیت تو کارکنان اپنے رویّے سے بھی کر سکتے ہیں اور کریں گے۔ پس اس لحاظ سے آپ لوگ جو کام کرنے والے ہیں دوہرے ثواب کے مستحق ہو رہے ہیں۔ ایک تو جلسہ کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کر کے اور دوسرے اپنے اچھے اخلاق سے دوسروں کی تربیت کر کے۔ دوسروں کو بھی احساس دلا کر کہ جلسہ پر ہر آنے والا اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے والا ہونا چاہئے۔ اگر کسی نے غلط رنگ میں یا سختی سے بات کر دی اور غلط بات کرنے والا جب یہ دیکھے گا کہ کارکن اس کا جواب نرمی سے اور عمدہ اخلاق سے دے رہے ہیں تو یہ عملی نمونہ خود بخود دوسرے کو اس کی غلطی کا احساس دلا کر عملی تربیت کرنے والا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میزان میں حُسنِ خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، حدیث 4799) وزن کرو، تکڑی میں تولو تو اعلیٰ اخلاق جو ہیں ان کا وزن سب سے زیادہ ہوگا کیونکہ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں جو دنیا کے فسادوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق ہی ہیں جو پھر اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی لے جاتے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ بعض حالات میں حقوق العباد حقوق اللہ سے بڑھ جاتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 10، صفحہ 290، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق جو ہیں ان کی وجہ سے جذبات پر کنٹرول ہوگا صبر کا مظاہرہ ہوگا دوسرے کی غلط بات کا بھی نرمی سے جواب دینے کا حوصلہ پیدا ہوگا۔ انسان کے بہت سے دوسرے گناہ ہیں یہی اعلیٰ اخلاق پھر ان گناہوں کی معافی کا ذریعہ بھی بن جاتے ہیں۔

پس پہلی بات ہر کارکن کو اپنے پلے باندھ کر اس پر عمل کرنے والی جو ہے وہ یہی ہے کہ اس کے اخلاق اعلیٰ ہوں۔ پس دیکھیں کہ کتنا سستا سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ کس طرح ان لوگوں کو خاص طور پر نواز رہا ہے جو اس کی خاطر صرف اپنی زبان بند رکھتے ہیں اور چہرے پر مسکراہٹ رکھتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ ڈیوٹی کے بوجھ کی وجہ سے یا فلاں شخص کے انتہائی غلط رویّے کی وجہ سے، کسی شخص کے انتہائی غلط رویّے کی وجہ سے مجھے بھی غصہ آ گیا تو ہمیں ہمیشہ اپنے آقا و مولا اور مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا چاہئے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں۔ کون سی تکلیف تھی جو آپ کو نہیں پہنچی۔ کون سی پریشانی تھی جو آپ کو نہیں ہوئی یا جن کی وجوہات آپ کیلئے پیدا نہیں کی گئیں۔ انسان کے تصور میں جتنے بھی کوئی سخت حالات اور پریشانیاں اور تکلیفیں ہو سکتی ہیں ان سب سے زیادہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پریشانیوں اور تکلیفوں سے گزرے ہیں اور برداشت کی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود صحابہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسّم فرمانے والا نہیں دیکھا۔ (سنن الترمذی، ابواب المناقب، باب قول ابن جزء ما رایت احداً اکثر تبسماً......الخ، حدیث 3641) ہم نے آپ سے زیادہ کسی کو مسکرانے والا نہیں دیکھا۔ مسکراہٹ ہر وقت آپ کے چہرہ مبارک پر ہوتی تھی۔ یہ ہے نمونہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

پھر آپؐ نے یہ بھی فرمایا اور یہ بات فرما کر ہمیں ہوشیار کیا کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا۔ وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا۔ (سنن الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء فی الرفق، حدیث 2013) اگر تمہارے اندر نرمی نہیں تو پھر تم خیر سے بھی محروم ہو گئے۔ یہ کارکنوں کیلئے بھی ہے۔ لوگوں کیلئے بھی ہے۔ بہت سارے لوگ آپس میں ایک دوسرے سے الجھ پڑتے ہیں پھر ہر خیر سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ آپ کو سال کے بعد جو موقع عطا فرما رہا ہے اس میں ہر ایک کو اور خاص طور پر کارکنان کو حسن خلق کے معیار، اپنی نرمی کے معیار، اپنے چہروں پر مسکراہٹوں کے اظہار پہلے سے بڑھ کر کرنے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو مہمانوں سے حسن خلق کے اظہار کیلئے ہمیں نصیحت فرمائی ہے اسے بھی ہر کارکن کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ: ’’مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 406، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔‘‘

(مسلم، کتاب الایمان)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ افضل ترین شخص کون ہے؟

فرمایا: مخموم القلب یعنی متقی اور پاک دل اور صدوق اللسان یعنی زبان کا سچا اور کھرا شخص۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

پھر مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو عمومی ہدایت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ’’دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔‘‘ (ملفوظات، جلد 6، صفحہ 226، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مہمانوں کی مہمان نوازی میں کسی قسم کی تخصیص نہیں ہونی چاہئے۔ یہ نہ ہو کہ جاننے والوں کے ساتھ بہتر سلوک ہو رہا ہو اور جن کو نہیں جانتے انکا صحیح خیال نہ رکھا جا رہا ہو یا ان سے رُوکھے طریقے سے مل رہے ہوں۔

اس دفعہ یہاں افریقہ سے اور بہت سے دوسرے ممالک سے بھی کافی تعداد میں مہمان آئے ہیں۔ پہلے تو ایسٹ یورپ کے اور یورپ کے علاقے کے آتے تھے، ہر آنے والے کو خوشگوار اور اچھی یادیں جلسہ سالانہ جرمنی اور یہاں کے مہمان نوازی کرنے والوں کی لے کر جانا چاہئے اور یہ آپ لوگوں کا جو کام کرنے والے ہیں ان کے رویّوں پر منحصر ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور پھر خاص طور پر جو غیر از جماعت مہمان آتے ہیں ان کیلئے ہر کارکن بھی اور ہر احمدی بھی جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا عملی نمونہ دکھا کر تبلیغ کا ذریعہ بنتا ہے، خوبصورت تعلیم دکھانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ پس اس لحاظ سے آپ سب شامل ہونے والے بھی اور ڈیوٹی دینے والے بھی ایک خاموش تبلیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

ہر شعبہ کے کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کا شعبہ اہم ہے۔ جیسا مَیں نے کہا کہ ٹریفک کنٹرول کا کام ہے یا پارکنگ کا شعبہ ہے۔ رجسٹریشن اور سکیننگ کا شعبہ ہے یا کھانا پکانے کا یا کھانا کھلانے کا شعبہ ہے۔ صفائی اور نظافت کا شعبہ ہے یا ڈسپلن قائم کرنے کا شعبہ ہے۔ ہر شعبہ صرف مہمانوں کی خدمت ہی نہیں کر رہا ہوتا بلکہ خاموش تبلیغ بھی کر رہا ہوتا ہے۔ پس اپنی ڈیوٹیوں کی اس اہمیت کو بھی سمجھیں۔ ڈسپلن میں بھی ضروری نہیں ہوتا کہ چہرے پر سختی طاری کریں تو تب ہی اثر ہوگا۔ عورتوں میں خاص طور پر یُوکے کے جلسہ میں بچیاں ڈسپلن قائم کرتی رہی ہیں اور مسکراتے چہروں کے ساتھ قائم کرتی ہیں۔ کسی نے مجھے بتایا کہ فلاں بچی جو لجنہ میں شامل ہو گئی ہے وہ بھی ہمیں شرمندہ کر دیتی تھی کہ جب بھی بات کرنے لگو یا عورتیں بیٹھ کے آپس میں ایک دوسرے سے بات کرنے لگیں تو مسکراتے چہرے کے ساتھ خاموش رہنے کا کارڈ لے کر آگے کر دیتی تھی۔ منہ سے کچھ نہیں بولنا۔ اگر تو سلجھے ہوئے لوگ ہیں تو یقیناً وہ ڈیوٹی والوں کے توجہ دلانے سے خاموش ہو جائیں گے۔ اور اگر جاہل اور بدخلق ہیں اور خاموش نہیں ہوں گے یا پھر بعض ایسے بدخُلق بھی ہوتے ہیں جو یہ کہہ کر ڈیوٹی والے کا منہ بند کرا دیتے ہیں کہ ہمیں پتہ ہے کہ اب خاموش ہونا ہے۔ پھر ایسے لوگوں کو خاص طور پر عورتوں کو، ان نوجوان لڑکیوں کو، کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی انچارج کو کہہ دیں وہ خود ان کو سمجھا دیں گی۔ لیکن لڑکیوں کا کام نہیں ہے کہ بڑی عمر کی عورتوں سے الجھیں خواہ وہ کسی جگہ بھی ہوں۔

اسی طرح پر خاص طور پر کھانے کی جگہ پر خیال رکھیں کہ اگر کوئی بے وقت بھی آ جاتا ہے اور اس کی مجبوری ہے بیمار ہے یا بچہ رو رہا ہے، اس کو ضرورت ہے تو جس حد تک ان کی مدد ہو سکتی ہے وہ کرنی ہے۔ اگر نہیں کر سکتی تو خاموشی سے خوش اخلاقی سے اور خوشی سے جواب دیں۔ اگر کوئی سخت الفاظ استعمال بھی کر لیتا ہے تو خاموش ہو جائیں۔

اسی طرح مَردوں اور عورتوں کے غسل خانوں میں جو صفائی کا انتظام ہے وہاں بھی خیال رکھنا چاہئے۔

ان باتوں کی طرف مَیں نے کل کارکنان کو ہدایات دیتے ہوئے بھی توجہ دلائی تھی۔ ڈیوٹی احسن رنگ میں اور اس معیار کے مطابق دینے کیلئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں یہ ضروری ہے کہ عاجزی اور انکساری پیدا ہو۔ دل میں دوسروں کیلئے محبت پیدا ہو، اس کے جذبات ہوں اور اگر یہ ہوگا تو آپ کی ڈیوٹیاں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوں گی۔

اسی طرح آنے والے مہمانوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔ شروع میں بھی مَیں ان کو کہہ چکا ہوں کہ آپ کا یہاں آنے کا مقصد یہ ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں اور پھر اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ کرنی ہے۔ آنے والے مہمانوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں اس لئے شامل ہو رہے ہیں جیسا کہ مَیں ذکر کر آیا ہوں کہ دلوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ اپنی علمی، عملی اور روحانی حالت کو بہتر کرنا ہے۔ پس اگر یہ مقصد سامنے ہوگا تو کسی قسم کی رنجش اور شکایت دوسروں سے اور خاص طور پر کام کرنے والوں سے، کارکنان سے پیدا ہی نہیں ہوگی۔ یہ ڈیوٹی دینے والے بہت سے ایسے ہیں جو نوجوان ہیں، سکولوں میں پڑھ رہے ہیں، کالج یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو اچھے شعبوں میں کام کرنے والے ہیں۔ یہ ڈیوٹی صرف اس لئے دے رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان آ رہے ہیں۔ پس آپ جو شامل ہونے والے ہیں ان کو بھی اپنے آپ کو اس معیار پر لانے کی ضرورت ہے جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہونے کا اہل بنانے والے ہوں۔ صرف جلسہ میں شامل ہو کر آپ مہمان نہیں بن جاتے۔

اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے، آپ کی باتوں پر عمل نہیں کر رہے، آپ کے جلسہ کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے تو آپ ہزار بار کہتے رہیں کہ ہم جلسہ پر آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں، آپ مہمان نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ کے عمل ثابت کر رہے ہیں کہ آپ کی وہ حرکتیں نہیں ہیں۔

پس شامل ہونے والے بھی اپنے آپ کو ان باتوں سے بری الذمہ نہ سمجھیں۔ آپ کو بھی اپنے رویّے ٹھیک کرنے ہوں گے اور یہ کام کرنے والے جو ہیں اُن سے تعاون کریں۔ بیشک یہ لوگ آپ کی خدمت پر مامور ہیں لیکن آپ کی طرف سے بھی اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہونا چاہئے۔ یہ نوجوان جو ایک جذبہ کے تحت خدمت کیلئے آتے ہیں ان سے مہمانوں کو بھی حسنِ سلوک کرنا چاہئے۔ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے تا کہ ان میں خدمت کا شوق اور جذبہ جو ہے وہ مزید ابھرے اور قائم رہے۔ یہ نہیں کہ مہمانوں کے رویّوں کی وجہ سے آئندہ سال وہ ڈیوٹیوں سے بھاگنا شروع ہو جائیں۔

پھر جرمنی کے رہنے والے مہمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں اور ایک لحاظ سے میزبان بھی ہیں۔ جو جرمنی سے باہر سے آنے والے ان کی خاطر انہیں قربانی دینی چاہئے کیونکہ جو جرمنی میں نہیں رہتے اور باہر سے آکر جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں وہ اب مہمان بن گئے اور یہاں کے رہنے والے میزبان بن گئے۔ پس ان کی خاطر آپ لوگوں کو قربانی دینی چاہئے۔ بیٹھنے کے لئے جگہ دینی ہے، کھانا کھانے کے وقت اگر جگہ کی تنگی ہے وہاں جگہ دینی ہے یا اور کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہے تو آپ سب کا فرض ہے کہ ان کی مدد کریں۔ زبان وغیرہ کے مسئلہ کی وجہ سے بعض دفعہ مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں بھی ضرورت ہو مدد کریں۔ یہ صرف ڈیوٹی دینے والوں کا کام نہیں ہے کہ مدد کریں بلکہ یہاں کے رہنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان کی مدد کریں اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق آپس کی محبت اور بھائی چارے کا اظہار ہے۔

اسی طرح غیر از جماعت مہمان جو آئے ہوئے ہیں ان کو بھی جیسا کہ مَیں نے کہا ہر احمدی کو اپنا نیک نمونہ دکھانا چاہئے۔ آپ سب کے نمونے دیکھ کر ہی غیروں کو اسلامی معاشرے کے خوبصورت نظارے نظر آئیں گے۔ جہاں ہر احمدی عاجزی نرمی آپس کی محبت اور بھائی چارے کی مثال قائم کر رہا ہوگا وہ نظارے لوگوں کو نظر آئیں گے۔ پس مردوں اور عورتوں دونوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

کھانے کے بارے میں اگر کہیں کوئی کمی بیشی ہو جائے تو برداشت کرنا چاہئے۔ اصل غذا جس کیلئے آپ لوگ یہاں آئے ہیں روحانی اور علمی غذا ہے۔ پس اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں یہ ضروری ہے۔ اسی طرح بازاروں میں بھی اس وقت جائیں جب اس کا وقت ہو۔ میرا خیال ہے عموماً شعبہ تربیت جو ہے وہ بازار تو کھولتا ہی اس وقت ہے جب جلسہ کا سیشن نہ چل رہا ہو۔ لیکن بعض دفعہ لوگ زور دیتے ہیں کہ نہیں ہم نے جانا ہے ہمیں بھوک لگی ہے۔ ان کے انتظام کیلئے پہلے مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں شعبہ مہمان نوازی کو انتظام رکھنا چاہئے۔ پھر عورتوں کا بازار ہے اس میں بھی اور مردوں کے بازار میں بھی جلسہ کے تقدّس اور ماحول کو ملحوظ رکھیں۔ یہ نہیں ہے کہ صرف جلسہ گاہ میں بیٹھ کر ہی جلسہ کا تقدّس ہو۔ اس سارے پریمیسز (Premises) میں آ گئے، اس علاقے میں آ گئے جہاں ٹینٹ لگے ہوئے ہیں کیمپ لگے ہوئے ہیں مارکیاں لگی ہوئی ہیں یا ہال ہیں یہ سب جلسہ کی جگہ ہے یہاں بھی آپ لوگوں کو جلسہ کے تقدّس کو قائم رکھنا چاہئے۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کا جو قرآن کریم کا حکم ہے، جو مَیں نے پہلے بتایا، یہ صرف کارکنوں کیلئے نہیں ہے بلکہ ہر مسلمان کیلئے ہے اور خاص طور پر ہر احمدی کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

میں نے کارکنوں کو تو کہا ہے کہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ اور کسی قسم کی بدخلقی نہ دکھائیں کل بھی کہا اور آج بھی کہا لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ان کے صبر کو آپ لوگ آزماتے رہیں اور ایسے حالات پیدا کریں جس سے بدمزگی کے حالات پیدا ہو جائیں۔ جہاں جہاں جس شعبہ کا متعلقہ کارکن بھی آپ سے کسی بات کا مطالبہ کرے یا ہدایت کرے اعلیٰ خلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کی بات کو مانیں اور تعاون کریں۔ پس قرآنی حکم کہ اچھے اخلاق سے پیش آئیں ہر شامل ہونے والے کیلئے یہ قرآنی حکم ہے۔

جلسہ کے اوقات میں جب پروگرام ہو رہے ہوں تو سوائے اسکے کہ کسی مجبوری سے اٹھ کر جانا پڑے جلسہ کی کارروائی سنیں۔ ہر تقریر میں ہر احمدی کیلئے کوئی نہ کوئی ایسی بات ہوتی ہے جو اس کی زندگی بہتر کرنے کے کام آ سکتی ہے۔

اسی طرح جلسہ کے دوران بھی اور چلتے پھرتے بھی ان دنوں میں ذکر الٰہی درود اور استغفار پڑھتے رہیں کہ یہ دعائیں اور ذکر الٰہی اور درود ہر ایک کے ذاتی حالات کی بہتری کا بھی ذریعہ ہے اور جماعتی حالات کی بہتری کا

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍فروری 2018)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍فروری 2018)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

بھی ذریعہ ہے اور اُمّت مسلمہ جس دَور سے گزر رہی ہے اس کیلئے بھی بہتر حالات کیلئے دعا کریں۔

اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا جاتا ہے۔ صرف نماز میں ہی شاید کروڑوں مسلمان درود پڑھتے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ حالات دینی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے بھی، دنیاوی لحاظ سے بھی، مسلمانوں کے بدتر ہیں۔ اس لئے کہ یہ درود صرف رسماً پڑھے جاتے ہیں۔ نمازیں وہ نمازیں ہیں جو ہلاکت کا باعث ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ایسی نمازوں کو پھر اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والوں کے منہ پر مارتا ہے۔ پس ایسے میں خالص ہو کر اخلاص کے ساتھ اور وفا کے ساتھ اور اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرتے ہوئے احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں اور اسلام کی ترقی کیلئے دعا کریں۔ ان ملکوں میں آ کر صرف اپنی دنیاوی خواہشات کو پورا کرنے والا نہ بن جائیں بلکہ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ درود کے علاوہ ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس جلسہ کے مقصد کو پورا کرنے والا اور اس کی برکات سے ہمیں حصہ لینے والا بنائے۔ یہ سفر جو نیک مقصد کیلئے ہے اس کا فیض ہمیں ہمیشہ پہنچتا رہے اور ہماری نسلوں میں بھی تقویٰ پیدا ہو۔ اور ہر وہ بات جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اس سے ہم بچنے والے ہوں اور ہماری اولادیں اور نسلیں بھی ان سے بچنے والی ہوں۔ ہمارے مال میں برکت ہو اور ہم یا ہماری نسلیں مال کمانے کا ایسا ذریعہ نہ اپنائیں جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناپسندیدہ اور غلط ہو اور یا پھر حرام مال کے زُمرہ میں آتا ہو۔ عورتیں اپنے بچوں اور خاوندوں کیلئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انہیں دین پر قائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایسے ابتلا سے بچا کر رکھے جس سے دین ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ ہمیشہ صراط مستقیم پر چلنے والے ہوں۔ ذکر الٰہی اور چلتے پھرتے دعاؤں کے ساتھ اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں کہ ان دنوں میں خاص طور پر اور عموماً بعد میں بھی نماز باجماعت کی پابندی ہو اور خاص طور پر یہاں رہنے والے فجر کی نماز میں ضرور شامل ہوا کریں بلکہ یہاں تہجد کا بھی انتظام ہوتا ہے اس کیلئے بھی ضرور جاگیں اور شامل ہوں۔ اسی طرح کارکنان ڈیوٹی کے اوقات میں اگر نماز باجماعت نہیں پڑھ سکتے تو ڈیوٹی کے فوراً بعد نماز باجماعت کا اہتمام کریں یا وقت ایسے رکھیں کہ اپنی اپنی جگہوں پر ڈیوٹی سے پہلے نماز باجماعت پڑھ لیں۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ روح کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی بیان کر دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’جب تک ہماری جماعت تقویٰ اختیار نہ کرے نجات نہیں پا سکتی۔ خدا تعالیٰ اپنی حفاظت میں نہ لے گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 458، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں ’’گھروں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو۔ صدقہ وخیرات دو۔ گناہوں سے بچو تا اللہ تعالیٰ رحم کرے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 5، صفحہ 459، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ جلسہ کے فیوض سے فیض حاصل کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں جو آپ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے کی ہیں ان سے حصہ پانے والے ہوں اور اِن دنوں میں بھی حصہ پانے والے ہوں اور بعد میں بھی ہم ان کے وارث بنتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نیکیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

ایک انتظامی بات جو پہلے مَیں نے نہیں کی تھی اب وہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ سیکیورٹی کے لحاظ سے بھی اپنے دائیں بائیں ہمیشہ ہر ایک کو نظر رکھنی چاہئے۔ شامل ہونے والوں کو بھی ڈیوٹی والوں کو بھی۔ جو عملہ بھی اس کام کیلئے متعین ہے ان سے مکمل تعاون کریں۔ اگر کوئی چیز دیکھیں تو فوری طور پر ان کو اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شامل ہونے والے کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور کسی قسم کا ایسا واقعہ نہ ہو جو کسی قسم کا کسی کو نقصان پہنچانے والا ہو۔

......☆......☆......☆......

احباب جماعت کثرت سے اِن دُعاؤں کا وِرد کریں!

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز مورخہ 3/اگست 2018 کو اپنے افتتاحی خطاب میں

احباب جماعت کو بکثرت درود شریف پڑھنے اور درج ذیل دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی

(1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! تُو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح تُو نے ابراہیمؑ پر اور اس کی آل پر درود بھیجا۔ اے ہمارے اللہ! تُو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح تُو نے ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی۔ تُو بہت حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

(2) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران:9)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(3) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران:148)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

(4) رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف:24)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(5) رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ:202)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(6) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ (ابوداؤد، کتاب فضائل القرآن)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں (یعنی تیرا رعب اور خوف ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ان کے شرور سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔

(7) رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (الہامی دعا حضرت مسیح موعودؑ)

ترجمہ: اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! شریر کی شرارت سے میری حفاظت فرما اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم فرما۔

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2018 کی تاریخیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2018 کیلئے مورخہ 12-13-14/اکتوبر 2018ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ تمام ذیلی تنظیمات کے ممبران وممبرات ابھی سے دعاؤں کے ساتھ قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کر دیں۔ نیز ان اجتماعات کی ہر لحاظ سے کامیابی کیلئے مسلسل دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء (ادارہ)

’’نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں

وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ

جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 263)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (ستمبر 2018)

2 ستمبر 2018 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 40 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق بارہ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 125 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والے یہ خاندان جرمنی کی درج ذیل مختلف جماعتوں سے آئے تھے:

گیبن، کوبلنز، روڈر مارک، Ulm، پیڈر بورن، اینچ وارمز، ویرسن، کائسرل آؤٹن، ریٹنجن، کالسروئے، ویزبادن، ڈارمسٹڈ، آخن، فرنکنتھل، ہیٹرشائم، ڈائزن باخ، ماربرگ، ہمبرگ، بیڈسڈن، اوسنا بروک، کیمپٹن، کولن، برجسن گلیڈ باخ، نیڈا، آخن باغ، ایلزے۔

بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے ملاقات کے لیے پہنچے تھے۔ کوبلنز اور کائسرل آؤٹن سے آنے والے 130 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ کولن اور برجسن سے آنے ولی فیملیز دو صد کلومیٹر اور پیڈر بورن سے آنے والی فیملیز 250 کلومیٹر، آخن سے آنے والے 265 کلومیٹر، ulm سے آنے والے تین صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جبکہ اوسنا بروک سے آنے والی فیملیز 325 کلومیٹر اور کیمپٹن شہر کی جماعت سے آنے والی فیملیز 400 کلو میٹر اور ہمبرگ سے آنے والے 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

جرمنی کی ان فیملیز کے علاوہ پاکستان اور کینیا سے آنے والے احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں پچاس فیملیز کے 185 افراد نے ملاقات کرنے کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی ہر فیملی نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج شام کے اس سیشن میں ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 40 جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔ جن میں سے بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ کولن سے آنے والی فیملیز دو صد کلومیٹر، بوچم سے آنے والی فیملیز 250 کلومیٹر اور اولم ڈوناؤ سے آنے والے 300 کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ جب کہ ہانور سے آنے والے 350، میونخ سے آنے والی فیملیز 500 کلومیٹر اور جماعت ہمبرگ سے آنے والی فیملیز 550 کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں بہت سارے خاندان ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔

حضور سے ملاقات اور احباب جماعت کے تاثرات

☆ایک دوست فہیم رحمان صاحب کہنے لگے کہ ہماری زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ میرے لیے اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ میں اس کی سکت نہیں پاتا۔ حضور تو نور ہی نور ہیں۔ ہماری زندگی کی سب سے بڑی خوش نصیبی یہی ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح سے ملے ہیں۔ ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ آج کی ملاقات ہماری زندگی کا پہلا موقع تھا ہم تو برکتیں سمیٹ کر جا رہے ہیں۔

☆ایک دوست کلیم احمد اعوان صاحب کہنے لگے کہ حضور انور نے ہم سب کو بہت زیادہ پیار دیا۔ ہماری ساری فیملی کے بارہ میں باری باری پوچھا۔ سب کو ہی بہت زیادہ پیار دیا۔ خاص طور پر میرے بیٹے کو بہت زیادہ پیار دیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی اس کے چہرے پر رکھی۔ جو پریشانیاں ہم لے کر آئے تھے، آج اس ملاقات سے لگتا ہے کہ وہ سب ختم ہوگئیں۔ ان کی اہلیہ بیان کرنے لگیں کہ ملاقات کی خوشی سے میرا جسم کانپ رہا ہے۔ اپنی زندگی میں کسی بھی خلیفہ سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ جب پہلی دفعہ حضور کو دیکھا تو حضور کے چہرہ مبارک پر ایک ایسی روشنی تھی جو پورے کمرے کو روشن کر رہی تھی۔

☆اھلیہ شیراز احمد صاحب بیان کرتی ہیں کہ میری زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ ہم حضور انور کے سامنے تھے، بہت قریب تھے، مجھے تو ایک خواب لگ رہا ہے۔ مَیں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی۔ بس مَیں نے حضور انور کے چہرہ پر نور ہی نور دیکھا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے نصیب میں ایسی ملاقات فرمائے اور پیارے آقا کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے اور ہمیں ویسا ہی بنا دے جیسا حضور چاہتے ہیں۔

☆ایک دوست اویس ملک صاحب بتانے لگے کہ میری بیوی اور بچے پہلی دفعہ مل رہے ہیں۔ اہلیہ کہنے لگیں کہ جب ہمیں علم ہوا کہ ہماری حضور انور سے ملاقات ہے تو ہم خوشی میں ساری رات ٹھیک سے سو بھی نہیں سکے۔ آج زندگی میں ہمیں ایسی خوشی نصیب ہوئی ہے، جو بیان سے باہر ہے۔

☆حضور انور کے دفتر سے جو بھی ملاقات کر کے باہر آتا وہ جذبات سے بھرا ہوتا تھا۔ ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے۔ ان لوگوں نے جو چند گھڑیاں اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ اِن کی ساری زندگی کا سرمایہ اور ان کیلئے اور ان کے بچوں کیلئے یادگار لمحات تھے۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا اور برکتیں حاصل کیں۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک لمحات انہیں ہمیشہ کیلئے سیراب کر گئے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 5 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 28 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی تقریب میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

عزیزم عفّان لطیف، ماہر احمد طاہر، کرشن یوسف، آیان ملک، فاہرس اقبال، منیف نعیم، شایان طاہر، سرمد احمد چیمہ، مونس احمد، باسل ریحان چیمہ، رحمٰن کھوکھر، منیب احمد، حاتم افضال، خلیق احمد شاد، فراز احمد ساہی، فاران طارق۔

عزیزہ دانیہ احمد آرائیں، شافیہ خان، عطیۃ الخالق، سوہا مرزا، زینب مبشر کاہلوں، عاطفہ کرن فیضان، لبیقہ عامر، نادیہ احمد، ثانیہ شفقت، سائرہ احمد، ایشال مدثر بٹ، مناہل الٰہی چیمہ۔

یہ بچے اور بچیاں جرمنی کی 26 مختلف جماعتوں سے تقریب آمین کیلئے پہنچے تھے۔ 8 بجکر 20 منٹ پر تقریب آمین کا اختتام ہوا۔ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی میں ابھی 10 منٹ باقی تھے۔ اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔

یکم ستمبر ہفتہ کے روز سفر کے دوران جرمنی آتے ہوئے راستہ میں جب ایک ریسٹورینٹ کے پارکنگ ایریا میں کچھ دیر کیلئے رُکے تھے تو وہاں ایک جرمن خاتون نے ایشین لوگوں پر مشتمل اتنے بڑے قافلہ کو دیکھ کر اپنی پریشانی اور تحفظات کا اظہار کیا تھا تو امیر صاحب جرمنی نے اس کو بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کا تعارف کروایا تھا اور اُس کے تحفظات کو دُور کیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں امیر صاحب جرمنی سے دریافت فرمایا کہ اس کے کیا تحفظات تھے۔ تو اس پر امیر صاحب نے عرض کیا کہ وہ زیادہ تعداد میں ایشین لوگوں کو دیکھ کر پریشان ہوئی تھی کہ آجکل بعض ایشین گروپس کی طرف انتہا پسندی منسوب کی جاتی ہے، لیکن جب اسکو جماعت کا اور حضور انور کا تعارف کروایا تو اسکی تسلی ہوئی اور وہ پوری طرح مطمئن ہوگئی۔

اسی پارکنگ ایریا میں ایک سکھ نوجوان اپنے بیٹے کے ساتھ کھڑے تھے۔ جب انہوں نے حضور انور کو دیکھا تو حضور انور کے بارہ میں دریافت کیا۔ جب اسے بتایا گیا کہ حضور انور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پانچویں خلیفہ اور جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں اور قادیان ہمارا مرکز ہے تو اس پر اس کی دلچسپی بڑھی اور کہنے لگا کہ میں امرتسر کا رہنے والا ہوں اور قادیان تو ہمارے قریب ہی ہے اور میں قادیان اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں جانتا ہوں۔ اس نے حضور انور سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن انتظامیہ کی طرف سے کسی وجہ سے ملاقات نہ کروائی جاسکی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سکھ نوجوان کے بارہ میں دریافت فرمایا اس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ امرتسر کا رہنے والا تھا اور حضور انور کو دیکھ کر حضور کو ملنے کی خواہش رکھتا تھا تو اس پر حضور انور نے فرمایا تو پھر اُسے ملنے دینا تھا وہ مصافحہ کر لیتا اور تصویر بنوالیتا۔ ادھر ہی مل لیتا تو کیا حرج تھا۔ اسے ملا دینا تھا۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

3 ستمبر 2018 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 40 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح دفتری ڈاک، خطوط و رپورٹ ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 62 فیملیز کے 204 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 45 جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔ اور ان میں سے بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ خصوصا جو احباب Hannover سے آئے تھے وہ 350 کلومیٹر اور جو Vechta سے یہاں پہنچے تھے وہ 370 کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ جب کہ Jesteburg سے آنے والے 450 کلومیٹر برلن سے آنے والے 530 اور Pinneburg سے آنے والی فیملیز 550 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔ اور پھر اتنا ہی سفر طے کر کے واپس اپنے گھروں کو جائیں گی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔ بعد

ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی سے قبل مکرم خواجہ وحید احمد صاحب آف جماعت لمبرگ کی نماز جنازہ حاضر اور درج ذیل چھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆**مکرم خواجہ وحید احمد صاحب آف جماعت لمبرگ** نے 29 ر اگست کو بقضائے الٰہی وفات پائی۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم خواجہ حمید احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 45 سال تھی۔ مرحوم جماعت کے ساتھ تعاون کرنے والے تھے۔ اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور چندہ جات بھی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی والدہ، اہلیہ اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم نعیم احمد ناصر صاحب (ہیڈ کلرک فضل عمر ہسپتال، ربوہ) 17 ر اگست 2018 کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جوانی سے ہی نیک، تقویٰ شعار، مالی قربانی میں پیش پیش، غریب پرور، صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ واقف زندگی تو نہ تھے لیکن اس کے باوجود ساری زندگی دین کے کاموں کے لیے وقف رکھی۔ اپنا کام محنت، لگن، ایمانداری اور وقت پر کیا کرتے تھے۔ درثمین، کلام محمود کے اشعار اکثر گنگناتے رہتے تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرم نسیم اختر صاحبہ (زوجہ مکرم احمد دین صاحب مرحوم کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید) کچھ عرصہ علالت کے بعد مورخہ 24 ر اگست کو جرمنی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت اماں جان اُمّ المومنین رضی اللہ عنھا کی خدمت کرنے کی سعادت عطا کی۔ بوقت وفات مرحومہ کی عمر 85 سال تھی۔ اپنی اولاد میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ تمام بیٹے جرمنی کی مختلف جماعتوں میں سلسلہ کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ کے بیٹے مکرم منیر الدین طارق صاحب صدر حلقہ Gross Gerau ہیں۔

(3) مکرم شیخ امتیاز احمد اقبال صاحب: 11 ر اگست کو پکنک کے موقع پر دریا میں نہانے کے دوران دوسروں کو بچاتے ہوئے ڈوب کر فوت ہو گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت وفات مرحوم کی عمر 39 سال تھی۔ مرحوم اعلیٰ تعلیم یافتہ اور نہایت ذہین و فطین تھے۔ اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ہر دلعزیز اور دوسروں کی بے لوث خدمت کا بے پناہ جذبہ رکھتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے والدہ، دو بھائی، ایک بہن، اہلیہ اور تین چھوٹے بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے چچا زاد بھائی مکرم اطہر سہیل صاحب مربی سلسلہ جرمنی ہیں۔

(4) مکرم طاہر مجید رانا صاحب: مورخہ 4 ر اپریل 2018 کو ڈسل ڈارف (جرمنی) میں 45 سال کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص اور خلافت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ آپ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ بطور خاص مقامی طور پر جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ ضیافت میں خدمت کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے اپنے والد کے علاوہ اہلیہ اور تین بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر فاخر عزیز رانا صاحب آف کاسل ہیں۔

(5) مکرم محمد ریاض بھٹی صاحب: مورخہ 21 جولائی کو 62 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم تقریباً چالیس سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔ اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بیٹے مکرم آفاق بھٹی صاحب آف Weinstadt ہیں۔

(6) عزیزم ولید احمد ابن مکرم افتخار علی صاحب (ملائشیا) 7 ر اگست 2018 کو اسکول سے واپسی پر گھر میں پڑے ایسڈ کو غلطی سے مشروب سمجھ کر پینے کی وجہ سے بقضائے الٰہی 9 سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بہت خوبصورت ایکٹو اور Intelligent بچہ تھا۔ پاکستان اور ملائشیا کی ٹیچرز پڑھائی اور دیگر سرگرمیوں کے حوالے سے اس کی بہت تعریف کرتی تھیں۔ مقابلہ جات اور جماعتی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیتا تھا۔ اور اکثر پوزیشن حاصل کیا کرتا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 49 فیملیز کے 187 ر افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج شام کے پروگرام میں ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 42 جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ ان میں سے بھی ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو اپنی زندگی میں خلیفۃ المسیح سے پہلی بار ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں خوشی و مسرت کے جذبات سے بھرا ہوا تھا۔

حضور سے ملاقات اور احباب جماعت کے تاثرات

☆ کراچی سے آنے والے ایک دوست کہنے لگے کہ میں کچھ کہنے کی طاقت نہیں پاتا۔ بس اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ آج ہمارا زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔

☆ ضلع سیالکوٹ سے آنے والے ایک دوست نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جو دیکھا وہ بیان نہیں کر سکتا۔ مجھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ فرشتوں کی ایک فوج حضور کے پیچھے کھڑی ہے۔ ہماری زندگی کا ایک خواب تھا جو آج پورا ہو گیا۔ فیصل آباد سے آنے والے ایک دوست جو یہاں آکر آباد ہوئے ہیں اور پہلی بار حضور انور کو مل رہے تھے کہنے لگے کہ ملاقات کر کے دل کو جو تسکین ملی ہے وہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ ہماری زندگی کی ایک خواہش تھی جو آج پوری ہو گئی ہے۔

☆ سیالکوٹ سے آنے والی ایک فیملی جس نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا، کہنے لگے کہ ہمیں تو ایک خواب سا لگ رہا تھا۔ یقین نہیں آرہا تھا۔ جب ہم ملاقات کیلئے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے تو اس وقت بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ حضور اس دفتر میں ہمارے اتنے قریب موجود ہیں۔ پھر ہم کچھ دیر کے بعد حضور کے سامنے تھے۔ پھر ہمیں اتنا پیار ملا کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔

ملاقات کر کے باہر آنے والی ہر فیملی کے اپنے جذبات تھے۔ بعضوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں اور بہتوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان میں تو ہم حضور انور کو ٹی وی پر ہی دیکھتے تھے۔ آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اپنے سامنے اتنا قریب سے دیکھا ہے۔ اور ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ہم نے حضور انور کو دیکھ لیا ہے اور چند لمحات حضور انور کے قرب کے نصیب ہو گئے ہیں۔ ہر ایک کے یہی جذبات تھے اور یہی کیفیات تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

8 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 27 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم مشہود احمد نوفل، سرمد احمد، صبیح احمد، عزیز بٹ، منیف نعمان، عاکف احمد، ثمر یارش احمد، اطہر محمود، جاذب احمد خان، حماد احمد، عاشر احمد، آرون عزیز چھینہ، نفیس احمد، کظیم احمد چیمہ، ساحل اطہر، اطہر احمد طاہر، ذیشان احمد سلیمان، نور الدین ضیا، عبد الریان ملک۔

عزیزہ فِضّہ طارق، تاشفہ شاہد احمد، ابیحہ احمد، علیشہ ایمن احمد، کاشفہ ارسلان، سبیکہ سلطان، بریرہ ناصر، سوہا احسان۔ ایک بچے سے صحیح طرح نہیں پڑھا گیا اس پر حضور انور نے انتظامیہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ بچوں سے پہلے سن لیا کریں۔ تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

4 ر ستمبر 2018 (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 40 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔ دنیا کی مختلف جماعتوں سے روزانہ بذریعہ fax اور e-mail خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ خطوط موصول ہوتے ہیں۔ جو خطوط جرمن زبان میں ہوتے ہیں ان کا ترجمہ حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ حضور انور ان تمام خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

مستورات کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے لجنہ ہال میں تشریف لائے جہاں پاکستان اور بعض دیگر ممالک سے ہجرت کر کے آنے والی خواتین نے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان خواتین کی بڑی تعداد کا تعلق پاکستان سے تھا۔ اس کے علاوہ کولمبیا، آسٹریا اور فرانس سے آنے والی خواتین بھی شامل تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی تعداد ہے۔ اس پر صدر صاحبہ لجنہ نے عرض کیا کہ 65 ممبرات موجود ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ پاکستان سے آنے والی خواتین نے اپنے حالات بیان کئے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر ممبر سے فرداً فرداً استفسار فرمایا کہ خاوند اور بچے پیچھے ہیں۔ بچوں کو، خاوند کو کیوں پیچھے چھوڑا ہے؟

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ ان کے خاوند اور بچے ابھی پاکستان میں ہیں۔ ماں باپ یہاں جرمنی میں مقیم ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ماں باپ کی محبت بچوں کی محبت پر غالب آگئی۔

کلامُ الامام

’’جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور
انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے‘‘

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے
جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 194)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

☆بعض خواتین نے اپنے مسائل اور پریشانیوں کا ذکر کیا تو اس پر حضور انور نے فرمایا تو یہ سب کچھ سوچ کر آنا تھا۔

☆تعلیم حاصل کرنے والی بچیوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے ان بچیوں سے دریافت فرمایا کہ شادی ہوئی ہے کہ نہیں؟ حضور انور نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں کہ جن کی شادیاں نہیں ہوئیں ان کی شادی ہو جائے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب ممبرات سے دریافت فرمایا کہ کیا اُن کے مقامی لجنہ سے روابط ہیں؟ حضور انور نے صدر صاحبہ لجنہ جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ ایسی ممبرات کے پاس مقامی لجنہ کو ہر ہفتہ جانا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کیسے رہتی ہیں، احمدیت پر قائم بھی ہیں کہ نہیں۔

☆ایک عمر رسیدہ پاکستانی خاتون نے جو اپنے بیٹے کے پاس رہائش پذیر ہیں پنجابی میں بات کی اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ ان کے بھائی پاکستان میں ہیں۔ تو حضور انور نے پنجابی زبان میں فرمایا ’’ٹھیک ہے، ادھر بیٹھے ہیں نا، بیٹے کول ہی رہو۔‘‘

☆کولمبین نژاد نومبائع خاتون نے بتایا کہ وہ 4 سال سے جرمنی میں مقیم ہیں اور انہوں نے جنوری 2018 میں بیعت کی ہے اور وہ یہاں اکیلی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ بیعت کے بعد ہمیں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے اور آگے بھی بتانا چاہئے، تو میں اپنی فیملی کو کیسے بتا سکتی ہوں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جتنا بتا سکتی ہیں بتاتی رہیں۔

☆ایک خاتون جنہیں ڈاکٹرز نے رحم کا کینسر تشخیص کیا ہے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہ کیموتھراپی کے بعد سُچّی بوٹی استعمال کریں۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس پر بعض خواتین نے حضور انور کی خدمت میں تبرک کیلئے درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحبہ لجنہ کو چاکلیٹس دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ ان سب میں تقسیم کر دیں۔ ملاقات کا یہ پروگرام 12 بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 40 فیملیز کے 147 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف 34 جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والی ایک فیملی نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ بعض احباب اور فیملیز چار صد سے پانچ صد کلومیٹر کے بڑے لمبے سفر طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند لمحات گزارے اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کیلئے ایک یادگار بن گئے۔ بعض بچیاں تو چاکلیٹ استعمال کرنے کے بعد اسکا cover بھی سنبھال کر رکھتی ہیں اور بڑے بچے اور طلباء اپنا قلم سنبھال کر رکھتے ہیں کہ یہ ان کی زندگی بھر کیلئے ایک یادگار تحفہ ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 2 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں 50 فیملیز کے 173 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 39 مختلف جماعتوں سے بیت السبوح پہنچی تھیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے ملاقات کی سعادت کے حصول کیلئے پہنچے تھے۔ Bielefeld، Bocholt اور Ahaus کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز 300 کلومیٹر اور Chemnitz کی جماعت سے آنے والے 400 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔

جرمنی کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ بورکینا فاسو، غانا، بینن، کینیڈا اور آسٹریا سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ آج بھی ملاقات کرنے والی فیملیز میں سے بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔

حضور سے ملاقات اور احباب جماعت کے تاثرات

☆ایک دوست رضوان احمد صاحب اور ان کی فیملی نے بیان کیا کہ ہماری زندگی میں حضور انور سے یہ ہماری پہلی ملاقات تھی۔ ہم پہلے حضور انور کو صرف tv پر دیکھا کرتے تھے۔ آج اپنے انتہائی قریب دیکھا ہے اور حضور انور سے باتیں کی ہیں۔ حضور انور کے چہرہ پر ایک نور تھا۔ ایک روشنی تھی جس سے کمرہ بھرا ہوا تھا۔ ہم آج بہت خوش قسمت ہیں کہ اپنے آقا کا دیدار نصیب ہوا ہے۔

☆احمد لقمان صاحب اور ان کی فیملی نے بیان کیا کہ ہم نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے بہت دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سعادت نصیب کرے۔ آج ہماری دعائیں قبول ہوئیں اور ہمیں ملاقات کا شرف عطا ہوا۔ ہمیں اسقدر خوشی ہے کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ سارے احمدیوں کو حضور انور سے ملاقات کی سعادت نصیب کرے۔

☆ایک دوست بھٹی صاحب نے بیان کیا کہ میری حضور انور سے یہ دوسری ملاقات تھی جب کہ ان کی اہلیہ اور بچوں کی پہلی ملاقات تھی۔ ان کی اہلیہ بتانے لگیں کہ ہماری یہ پہلی ملاقات تھی ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا۔ میں اپنے جذبات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ حضور انور کے پُرنور چہرے پر ہماری نظر ٹھہر نہیں رہی تھی۔ میں حضور کو دیکھتی جا رہی تھی۔ میرا نظر ہٹانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔ بس آج خلیفہ وقت کا چہرہ دیکھ کر میرے بچے اور ہم بہت زیادہ خوشی محسوس کر رہے ہیں۔

آج اپنی زندگی میں پہلی بار ملاقات کرنے والے یہ سبھی لوگ بہت زیادہ خوش تھے کہ ان کی زندگیوں میں آج ایک ایسا دن آیا تھا کہ انہیں اپنے پیارے آقا کا انتہائی قریب سے دیدار نصیب ہوا۔ انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں جو چند لمحات گزارے وہ انکی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا اور ان کی تکالیف اور پریشانیاں راحت و سکون میں بدل گئیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

بعد ازاں 8 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 28 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم اوصاف احمد، حمزہ اُسد، خرّم احمد، انس احمد گھمن، عبد الاحد کاہلوں، کامران احمد عابد، عالیان احمد، عمال رانا، آیان رانا، حمزہ ورک، زایان کاشف ندیم، خالد محمود، ولید احمد، سلمان احمد فاتح، محمد طلحہ احسان، فوزان احمد اعجاز، آیان زمان۔

عزیزہ انوشہ رحمان آرائیں، ایشال بشریٰ احمد، علینہ محمود، ملیحہ شہزاد، سدرہ حلیم، کاشفہ چوہدری، عنایہ نوین ورک، لفتہ مرزا، یُمنہ سلیم، باسمہ طارق، علیزہ محمود۔

تقریب آمین میں شرکت کرنے والے یہ بچے اور بچیاں جرمنی کی مختلف 23 جماعتوں سے آئے تھے۔ بعضوں نے تو بہت لمبا سفر طے کیا۔ Kiel جماعت سے آنے والے بچے 670 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے پہنچے تھے۔ تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

5 ستمبر 2018 (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 40 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

اجتماعی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے 11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں دوران سال مختلف ذرائع سے پاکستان سے جرمنی پہنچنے والے احباب اور نوجوانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ ان نوجوانوں کی مجموعی تعداد 370 تھی اور یہ جرمنی کی مختلف 123 جماعتوں اور علاقوں سے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ آج یہ سب اپنی زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔

یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی ملک میں ظالمانہ قوانین اور اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے تھے اور اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب کو چھوڑ کر دکھوں اور غموں کو اپنے سینوں میں دبائے ہوئے اور اللہ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے، ہجرت کر کے اس ملک میں آبسے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر ایک کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بعض سے پوچھا کہاں سے، کس جماعت سے آئے ہیں؟ یہ نوجوان بھی اپنے پیارے آقا سے مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور سے بات کرنے کی سعادت پاتے۔ یہ سب لوگ آج کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ ان کے غم کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوئے۔ ملاقات کی سعادت پانے کے بعد

کلامُ الامام

’’تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے
جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے‘‘
(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 281)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص
اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا‘‘
(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

جب یہ نوجوان مسجد کے ہال سے باہر آتے تو ان کے دلوں کی عجیب کیفیت تھی۔ اکثر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

حضور انور سے ملاقات کے بعد نوجوانوں کے تاثرات

☆ضلع بہاولنگر مجلس 116 مراد سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج میری خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہے۔ میں نے حضور انور کا دیدار کیا۔ حضور سے مصافحہ کیا۔ مجھے اندر سے سکون ملا ہے۔ آج تک ایسا سکون نہیں ملا تھا۔ جو سعادت مجھے آج ملی ہے میں اس پر جتنا بھی خدا کا شکر کروں کم ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان رو رہے تھے۔ کہنے لگے کہ یہ لمحات میرے لئے ناقابل بیان ہیں۔ مجھے آج ذہنی سکون ملا ہے۔ میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ میں نے حضور انور کو انتہائی قریب سے دیکھ لیا ہے اور اپنا ہاتھ حضور انور کے ہاتھ سے ملایا ہے۔

☆لاہور سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میں اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہوں۔ جس گھڑی کا میں اپنی زندگی میں بڑی دیر سے انتظار کر رہا تھا وہ آج آ گئی۔ پھر روتے ہوئے کہنے لگے کہ اب نہ معلوم دوبارہ کب آئے گی۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک دوست کہنے لگے کہ میں ربوہ سے اسی لئے نکلا تھا، میرا اصل مقصد یہی تھا کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات کرنی تھی۔ آج وہ مقصد پورا ہو گیا اب مجھے زندگی کی پرواہ نہیں۔ میں نے اپنی مراد پالی ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں بڑے عرصہ سے دعائیں کر رہا تھا کہ میری زندگی میں وہ دن کب آئے گا جب میں بھی حضور انور سے ملوں گا۔ آج میں کتنا خوش قسمت انسان ہوں کہ اللہ کے فضل سے وہ دن آ گیا اور میں نے حضور انور سے مصافحہ کیا۔ حضور کا دیدار کیا اور حضور سے بات بھی کی۔

☆سیالکوٹ سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ مجھے ملاقات کیلئے ایک خواب آئی تھی آج وہ پوری ہو گئی۔ اس وقت میری ایسی کیفیت ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ ملاقات سے قبل میں نے اپنے بچوں کو فون کر کے بتایا تھا کہ میں آج حضور سے مل رہا ہوں تو انہوں نے یہی کہا کہ حضور کی خدمت میں ہمارے لیے یہ دعا کی درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک بنائے اور دین کی خدمت کی توفیق دے۔

☆فیصل آباد سے آنے والے ایک نوجوان نے کہا کہ ہم تو حضور انور کے دیدار کے لیے ترسے ہوئے تھے۔ آج پیارے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کو انتہائی قریب سے دیکھا۔ میری برسوں کی پیاس بجھی ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان جو پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہیں کہنے لگے کہ حضور سے ملاقات کر کے ایسا لگا کہ میں اس دنیا سے کٹ کر دوسری دنیا میں چلا گیا ہوں۔ ایک خواب تھا جو میں نے دیکھا۔ میں نے تو آج جنت کا نظارہ دیکھا ہے۔

☆گوجرانوالہ سے آنے والے ایک نوجوان نے کہا کہ میں نے کبھی اپنی زندگی میں سوچا بھی نہ تھا کہ میری حضور انور سے ملاقات ہوگی۔ آج میں خوش نصیب ہوں کہ نہ صرف حضور انور کو دیکھا بلکہ مصافحہ کا موقع ملا۔ میں اپنی زندگی میں اس کو بہت غنیمت سمجھتا ہوں۔

☆نارووال سے آنے والے نوجوان کہنے لگے کہ ابھی مجھے ہوش نہیں آ رہا۔ میرے دل کی دھڑکن تیز ہے۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔

☆کراچی اورنگی ٹاؤن سے آنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ آج میں بہت خوش نصیب انسان ہوں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے حضور انور سے ملاقات اور مصافحہ کرنے کا موقع عطا فرمایا۔ میں یہ سوچا کرتا تھا کہ شاید زندگی میں خلیفۃ المسیح سے ملاقات میرے نصیب میں نہیں ہے۔ لیکن آج میری خوشی کی انتہا نہیں ہے۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان نے بیان کیا کہ زندگی کی ایک ہی خواہش تھی جو آج پوری ہو گئی۔ خدا نے جو نور دکھایا ہے وہ کمال کا تھا۔ میں نے ایک روشنی دیکھی ہے۔ میں مزید بیان نہیں کر سکتا۔

☆منڈی بہاؤ الدین سے آنے والے ایک نوجوان کہنے لگے کہ میرے دل کی خواہش تھی اور میں ہمیشہ سے دعا کیا کرتا تھا کہ خدا تعالیٰ یہ مبارک دن لائے اور میں حضور انور سے ملاقات کروں۔ خدا نے آج میری خواہش پوری کر دی ہے اور میری دعا قبول ہو گئی۔ میں نے بہت برکتیں پالیں۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک خادم نے بیان کیا کہ ربوہ میں ہم ڈیوٹیاں کرتے رہے ہیں۔ آج خدا نے مجھ پر ایک ایسا فضل اور احسان کیا ہے جسے میں کبھی بھلا نہیں سکوں گا۔ میری زندگی کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ زندگی میں حضور انور سے ملاقات ہو وہ آج اس مبارک دن پوری ہو گئی ہے۔ خدا کا شکر کرتا ہوں۔

☆سانگلہ ہل سے آنے والے ایک خادم کہنے لگے کہ میں بہت خوش قسمت انسان ہوں۔ آج حضور انور سے ملاقات کی میری خواہش پوری ہو گئی ہے۔

☆ربوہ سے آنے والا ایک نوجوان مسلسل رو رہا تھا۔ کہنے لگا اس وقت میرے لیے بات کرنا مشکل ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور کو اتنے قریب سے دیکھا ہے اور حضور سے مصافحہ کیا ہے۔ میں پھر دوبارہ ملنا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے پھر رونا شروع کر دیا۔

☆کُنری (سندھ) سے آنے والے ایک خادم نے کہا کہ میرے پاس کچھ بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ میں زندگی میں پہلی دفعہ حضور سے ملا ہوں۔ میں مزید کچھ بیان نہیں کر سکتا۔

☆ربوہ سے آنے والے ایک خادم نے کہا کہ اس وقت میرا دل خوشی سے رو رہا ہے۔ میں نے حضور کا دیدار کیا۔ حضور سے مصافحہ کیا پھر میں نے حضور سے بات بھی کی۔ حضور نے مجھ سے پوچھا کہ ایک ہی بیٹا ہے۔ میں آج یہاں سے بہت خوشی لے کر جا رہا ہوں۔

اکثر نوجوانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمیں اس قدر خوشی ہے کہ ہمارے پاس بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ ہمارے دل سکون سے بھر گئے ہیں۔ ہم نے وہ کچھ پالیا جسکے بارہ میں کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ آج ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور نوجوانوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

ملاقات کا یہ پروگرام سوا بارہ بجے تک جاری رہا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 127 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی مختلف جماعتوں سے لمبے سفر طے کر کے بیت السبوح فرنکفرٹ پہنچی تھیں۔

آج جرمنی کے علاوہ درج ذیل مختلف ممالک سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ Chad، لاٹویا، آسٹریا، یونان، پاکستان، یوگنڈا، سینیگال، تنزانیہ، کینیا، پرتگال، پولینڈ، لتھوانیا اور بورکینا فاسو۔

ملاقات کرنے والے سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اسکولز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ 2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس پروگرام میں 49 فیملیز کے 164 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کے 35 مختلف شہروں اور جماعتوں سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان میں سے بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کیلئے آئی تھیں۔ خصوصاً ہمبرگ سے آنے والی 500 کلومیٹر اور برلن سے آنے والی 550 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

جرمنی کے علاوہ بیرونی ممالک پاکستان، نائیجیریا، فجی اور UAE سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے جہاں اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا وہاں ہر ایک ان بابرکت لمحات سے بے انتہا برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی صحتیابی کیلئے دعائیں حاصل کیں۔ مختلف پریشانیوں اور مسائل میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کیلئے دعا کی درخواستیں کیں اور تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔ طلباء اور طالبات نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے حصول کیلئے اپنے پیارے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر ایک نے اپنے آقا کی دعاؤں سے حصہ پایا۔ راحت و سکون اور اطمینان قلب حاصل ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 20 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم دانش انعام، لبیق احمد باجوہ، عاقل احمد ارقم، انصر احمد جاوید، مرزا شایان احمد آصف، فراز احمد بٹ، فاران طاہر، ادیان احمد، سرمد احمد بھٹی، ارمان سالک، ہاشم جمیل، رانا سلمان احمد، محمد فرید۔

عزیزہ تہمینہ مرزا احمد، منیفہ ظفر، انیقہ احمد، انجلی کمار، ہبہ اطہر، میرب بٹ، سلمانہ منہاس، آنیہ احمد، علیزہ صوفیہ احمد، علیشہ احمد، ہانیہ احمد، ناصرہ عرفان، مناہل تصور بٹ۔ آیون اظہر، امتہ الشافی بھٹی، عنایہ بٹ، سبیکہ احمد۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مومن وہ ہے جس سے دوسرے مومن اپنی جانوں اور اموال کے لحاظ سے امن میں رہیں۔“ (مسند احمد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کیلئے یہ دعا کی:

اے اللہ ہمیں برسنے والی بارش کا پانی پلا جو فائدہ مند ہو نقصان دہ نہ ہو اور دیر کی بجائے جلدی آنے والی ہو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابی حضرت جابر بن عبداللہ کے ساتھ حسن و احسان

مکرم بلال ادلبی صاحب اور مکرمہ سلیمہ میر صاحبہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 مارچ 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا کیا تعارف بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جابر بن عبداللہؓ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کے بیٹے تھے۔ عبداللہ بن عمرو وہی صحابی ہیں جن کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا تھا کہ تمہاری کیا خواہش ہے؟ بتاؤ میں پوری کروں۔ تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ میری خواہش ہے کہ دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجا جاؤں اور پھر تیری راہ میں شہید ہو جاؤں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنّت کے خلاف ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو نہیں ہو سکتا کیونکہ مرنے والے دوبارہ دنیا میں نہیں لوٹائے جاتے۔ بہرحال اس سے ان کی قربانی کے معیار اور اللہ تعالیٰ کے ان سے غیر معمولی سلوک کا پتہ چلتا ہے۔ حضرت جابر نے بچپن میں ہی بیعت عقبہ ثانیہ کے دوران بیعت کی تھی۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت جابر بن عبداللہ کے قرض اُتارنے کے حوالے سے کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ میں ایک یہودی میرے کھجوروں کے باغ کا نیا پھل تیار ہونے تک مجھے قرض دیا کرتا تھا۔ ایک بار پھل کم لگا اور پوری طرح تیار بھی نہ ہوا۔ پھل کی برداشت کے موسم میں وہ یہودی اپنا قرض وصول کرنے آ گیا۔ میں نے اس سے مزید ایک سال کی مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہوئی تو آپ بعض صحابہ کے ساتھ میرے باغ میں تشریف لائے اور یہودی سے بات کی۔ مگر یہودی نے مہلت نہیں دی۔ آپ نے کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر آ کر یہودی سے دوبارہ بات کی۔ لیکن اس نے پھر انکار کر دیا۔ آپ کچھ دیر باغ میں آرام کرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور یہودی سے بات کی مگر وہ نہ مانا۔ آپ نے دوبارہ باغ کا چکر لگایا اور مجھ سے فرمایا جابر کھجوروں سے پھل اتارنا شروع کرو اور یہودی کا قرض ادا کرو۔ میں نے پھل اتارنا شروع کیا۔ اس دوران آپ کھجوروں کے درختوں میں کھڑے رہے۔ کہتے ہیں میں نے پھل توڑ کر یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کچھ کھجوریں بچ گئیں۔ میں نے حضور کی خدمت میں یہ خوشخبری عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت کو قرض کی ادائیگی کے حوالے سے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس واقعہ میں جہاں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور قبولیت دعا کی وجہ سے پھل میں برکت دیکھتے ہیں وہاں قرض کی ادائیگی کے لئے صحابہ کی بے چینی بھی نظر آتی ہے۔ یہ روح ہے جو حقیقی مومن کا ایک خاص امتیاز ہونی چاہئے۔ بعض دفعہ ہمیں یہاں اپنے معاشرے میں نظر آتا ہے کہ احمدی کہلا کر پھر اس کی فکر نہیں کرتے اور قرض اتارنے کے معاملے میں ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں۔ سالوں گزر جاتے ہیں مقدمے چل رہے ہوتے ہیں۔ پس ہمیں بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ یاد رکھنے چاہئیں کہ میری بیعت میں آنے کے بعد پھر صحابہ کے نمونوں کو اپنے اوپر لاگو کرو۔ وہ اپناؤ۔ تبھی وہ خوبصورت معاشرہ قائم ہو سکتا ہے جو مہدی اور مسیح کے آنے کے بعد قائم ہونا تھا۔

سوال قرض کی ادائیگی کی اہمیت کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جابر سے ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک صحابی پر دو دینار کا قرض تھا اور اس کی وفات ہو گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کا جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اس پر دوسرے صحابی نے یہ ضمانت دی کہ میں ذمہ داری لیتا ہوں قرض اتارنے کی۔ تو اس بات پر پھر آپ نے جنازہ پڑھایا۔ اور اگلے دن پھر اس ذمہ لینے والے سے پوچھا کہ تم نے جو دو دینار اپنے ذمہ لئے تھے وہ ادا بھی کر دیئے ہیں کہ نہیں؟

سوال اگر کوئی شخص مقروض ہونے کی حالت میں فوت ہو جائے اور اس کے ترکہ میں قرض کی ادائیگی کی گنجائش نہ ہو اور اس کی اولاد بے سہارا ہو تو اس حالت میں اولاد اور قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری کس کی ہو گی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مومن مال چھوڑ جائے تو یہ اس کے اہل و عیال کو ملتا ہے۔ اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے اور جائیداد بھی ہو اور ترکہ میں اس کی گنجائش نہ ہو کہ پورا قرض ادا ہو سکے یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اسکی بے سہارا اولاد اور قرض کی ادائیگی کا انتظام کیا جائے گا۔ یعنی حکومت یہ کرے گی۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت جابر پر شفقت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا۔ جب ہم مدینہ کی طرف لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جانا چاہتا ہو وہ جلدی چلا جائے۔ یہ سن کر میں اپنے ایک اونٹ پر سوار ہوا۔ راستے میں اونٹ اَڑ گیا۔ میرے چلانے سے بھی نہ چلا۔ نبی کریمؐ نے اس کو دیکھا تو مجھے کہا کہ جابر ذرا مضبوطی سے اس کے اوپر بیٹھو۔ آپ نے اس کو اپنے کوڑے سے ایک ضرب لگائی تو اونٹ اپنی جگہ سے کود کر چل پڑا اور اس کے بعد بڑی تیزی سے چلنا شروع ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا اس اونٹ کو بیچتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں بیچتا ہوں۔ مدینہ پہنچ کر میں نے اس اونٹ کو مسجد نبوی کے پاس باندھ دیا۔ میں نے آپ سے کہا یہ آپ کا اونٹ ہے۔ آپ باہر نکلے اور آپ نے اس اونٹ کے اردگرد چکر لگایا۔ فرمایا یہ اونٹ ہمارا اونٹ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سونے کے کئی اوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قیمت پوری کی پوری لے لی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں لے لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قیمت اور یہ اونٹ تمہارا ہے۔

سوال مکرم بلال ادلبی صاحب سیریا کی وفات اور ان کے قبول احمدیت کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مکرم بلال ادلبی صاحب آف سیریا گزشتہ دنوں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہوئے اور 17 مارچ 2018ء کو رات ڈیڑھ بجے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ بلال صاحب 1978ء میں پیدا ہوئے جب مرحوم کی عمر 17 سال تھی تو ان کے احمدی بھائی نے ان کو ڈاکٹر مسلّم الدروبی صاحب کی کمپنی میں ملازمت دلوائی جہاں انہیں جماعت اور احمدیوں سے تعارف حاصل ہوا۔ کچھ عرصہ بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

سوال صدر جماعت سیریا نے مکرم بلال ادلبی صاحب کے کیا اوصاف بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: صدر صاحب جماعت ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بلال صاحب کی سپورٹس گارمنٹس کی دوکان تھی۔ وہ سب محتاج بھائیوں کی مدد کرتے تھے یہاں تک کہ اگر ان کی دوکان پر کپڑا نہ ہوتا تو وہ کہیں سے خرید کر مہیا کر دیتے۔ بڑے غیرت مند تھے۔ کسی احمدی کو اس حال میں نہ دیکھ سکتے تھے کہ اس کے پاس پہننے کو کچھ نہ ہو۔ اور اگر اسے کوئی تنگی ہوتی تو ہر طرح کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرتے۔ بڑی باقاعدگی سے چندوں کا حساب رکھنے والے، ان کی ادائیگی کرنے والے، خدمت خلق کرنے والے، نمازوں اور عبادت کا بڑا اہتمام کرنے والے، خلافت کے ساتھ انتہائی محبت کا تعلق تھا، ہر خطبہ سنتے تھے۔

سوال حضور انور نے دوسرا ذکر خیر کن کا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دوسرا ذکر ہے سلیمہ میر صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ کراچی کا جو عبدالقادر ڈار صاحب کی اہلیہ تھیں۔ یہ 90 سال کی عمر میں 17 مارچ 2018ء کو فوت ہوئی ہیں۔ آپ کے والد میر الٰہی بخش صاحب صحابی تھے جو شیخ پور ضلع گجرات کے تھے۔ انہوں نے 1904ء میں بیعت کی تھی۔ اور سلیمہ میر صاحبہ کی والدہ مریم بیگم صاحبہ مدرسۃ الخواتین قادیان کی تعلیم یافتہ تھیں۔ قرآن کریم کی تدریس سے ان کو خاص شغف تھا۔ 1946ء میں سلیمہ میر صاحبہ کی شادی ہوئی اور تقسیم برصغیر کے بعد یہ کراچی آ گئے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے محترمہ سلیمہ میر صاحبہ کو کیا اعزاز عطا فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1981ء میں جب منتظمہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو منتظمہ کمیٹی کی صدر نامزد کیا۔

سوال محترمہ سلیمہ میر صاحبہ نے اپنی اس ذمہ داری کو کس رنگ میں نبھایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کہتی ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جب مجھے کمیٹی کا صدر مقرر کیا تو میں دعاؤں میں لگ گئی۔ گڑگڑا کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی۔ کام شروع کیا اور جلدی جلدی مجلس عاملہ کے اجلاس بلائے۔ قیادتوں کے دورے کئے اور ان سب کے سامنے اطاعت اور تنظیم سے وابستگی، اسلامی اخلاق اپنانے، بدعات کے خلاف جہاد کرنے، ناجائز اعتراضات سے بکلّی پرہیز کرنے اور کثرت سے استغفار کی طرف بار بار توجہ دلائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی خط لکھتی تھی۔ کہتی ہیں اللہ تعالیٰ کا تصرف ہوا کہ کراچی کی جماعت کی لجنہ ترقی کرنے لگیں۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کی خدمات سے خوش ہو کر کن الفاظ میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو صدر لجنہ کراچی نامزد فرمایا اور انہوں نے 1986ء سے 1997ء تک صدر لجنہ کراچی کے فرائض سرانجام دیئے۔ لجنہ کراچی نے کتب کی اشاعت کے سلسلہ میں آپ کے دَور میں بڑا کام کیا جن میں ساٹھ کتب اور دو مجلّے آپ کے دور صدارت میں شائع ہوئے۔ آپ کے دَور میں داعیہ الی اللہ کی کلاس کا آغاز بھی ہوا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپ بفضلہ تعالیٰ اچھا کام کر رہی ہیں کہ دل سے دعائیں اٹھتی ہیں۔ اللہ آپ کی عمر اور صحت اور خوشیوں میں برکت دے اور پھر آگے آپ کے مخلص ساتھیوں کو دنیا و آخرت میں بہترین جزا عطا فرمائے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترمہ سلیمہ میر صاحبہ کے کیا اوصاف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر لکھنے والے نے یہی لکھا ہے بڑی باوقار، باحوصلہ، صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے والی اور اخلاق فاضلہ کا منہ بولتا ثبوت تھیں۔ خلافت سے وابستہ رہنے والی، خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنے والی، نیکیوں پر قائم رہنے والی، نیکی کی تلقین کرنے والی، اپنے ہوں یا غیر سب کو ایک طرح نصیحت کرتی تھیں۔ اور یہ نہیں ہے کہ اپنے بچوں سے صَرفِ نظر کر لیا بلکہ اپنی بیٹیوں کو بھی نصیحت کی۔ اور توکّل علی اللہ بہت زیادہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر وقت راضی ہونے والی تھیں۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جہاں آپ اپنی تعلیم میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں وہاں آپ کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ
آپ کبھی بھی اپنی اسلامی اقدار کو پسِ پُشت نہ ڈالیں اور نہ ہی کبھی وہ ذمہ داریاں جو آپ پر آپ کے دین نے ڈالی ہیں انہیں ترک کریں

اگر کسی لڑکی کیلئے ایک اچھے اور نیک احمدی کا رشتہ آتا ہے تو اس لڑکی کو یہ رشتہ صرف اس بنیاد پر ردّ نہیں کرنا چاہئے کہ وہ شخص اتنا تعلیم یافتہ نہیں ہے جتنا وہ چاہتی ہے
کسی رشتہ کا فیصلہ کرتے ہوئے ترجیح ہمیشہ تقویٰ اور اس بات کو دینی چاہئے کہ آپ اپنی بقیہ زندگی ایک ایسے گھر میں گزار سکتی ہیں جہاں احمدیت کی حقیقی اقدار پر ہمیشہ عمل کیا جاتا ہے

ایسی واقفاتِ نو جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور وہ اپنی ان صلاحیتوں کو پیشہ وارانہ رنگ میں استعمال کرنا چاہتی ہیں وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ اپنے گھر کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں

جب تک آپ کو یہ علم نہ ہو کہ آپ کا مذہب کیا سکھاتا ہے اور آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے اس وقت تک آپ اس کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزار سکتیں
سب سے ضروری تو یہ ہے کہ آپ سب قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی تفسیر بھی پڑھیں

اس زمانے میں اسلام کے خلاف جو کئی الزامات لگائے جاتے ہیں ان میں سے اکثر کا محور عورت کے حقوق ہیں، لہٰذا آپ کو ان کا جواب دیتے ہوئے خصوصاً ان پر توجہ دینی چاہئے
اس مقصد کے لئے واقفاتِ نو کی ایک مرکزی ٹیم تشکیل دی جانی چاہئے اور اسی طرح مختلف علاقوں اور شہروں کی مقامی ٹیمیں بھی ہونی چاہئیں

مَیں ایک مرتبہ پھر آپ کو قرآن کریم کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے اور
انگریزی زبان میں جو بھی دیگر جماعتی لٹریچر مہیا ہے اسے پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں، مزید برآں آپ کو میرے خطبات سننے چاہئیں اور
جو بھی میں آپ سے کہتا ہوں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، آپ کو تو خلیفۂ وقت کے خطبات جمعہ کو اپنی زندگیاں گزارنے کا ایک بنا بنایا ضابطہ اخلاق سمجھنا چاہئے

آپ کو نماز میں باقاعدہ ہونا چاہئے اور ہمیشہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرمائے اور آپ کو اپنی تعلیم کو حکمت کے ساتھ استعمال کرنے کے قابل بنائے

مخالفین اسلام کی طرف سے عورتوں کے حوالہ سے اٹھائے جانے والے بعض اعتراضات کا تذکرہ اور ان کا بصیرت افروز جواب

جماعت احمدیہ یُوکے کی واقفاتِ نو کے نیشنل اجتماع کے موقع پر امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انگریزی زبان میں خطاب کا اردو ترجمہ
فرمودہ 25 فروری 2017ء بمقام طاہر ہال بیت الفتوح، مورڈن، لندن

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ - اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ - صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَیْھِمْ ۵ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سب واقفاتِ نو کے نیشنل اجتماع میں شرکت کر رہی ہیں جو ہماری جماعت کی ان بچیوں کیلئے منعقد کیا گیا ہے جن کے والدین نے ان کی پیدائش سے پہلے دین کی خاطر ان کی زندگیاں وقف کرنے کا عہد کیا تھا اور جنہوں نے پندرہ سال کی عمر کو پہنچ کر اس عہد کی تجدید کی ہے۔ پس جبکہ آپ سب نے اپنی خوشی سے اپنی زندگیاں جماعت کی خدمت کیلئے وقف کرنے کا انتخاب کیا ہے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے اخلاقی معیاروں اور دینی علم کا جائزہ لیتی رہیں۔ آپ سب کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ آیا جہاں اور جب بھی جماعت خدمت کیلئے طلب کرے گی ہم خدمت کیلئے تیار ہیں؟ ماشاء اللہ آپ سب کو یہاں پلنے بڑھنے کی وجہ سے کئی تعلیمی مواقع ملے ہیں جس کی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ سب اچھی تعلیم یافتہ ہیں۔ حتیٰ کہ آپ میں سے وہ بھی جو اپنی ہم عمروں کی نسبت کم تعلیم یافتہ ہیں وہ بھی آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے کی لڑکیوں سے بہت زیادہ پڑھی لکھی ہیں۔ اور اگر ہم مزید پیچھے جائیں تو انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز کے عرصہ کی لڑکیوں اور خواتین کے پاس شاذ ہی ایسے تعلیمی مواقع تھے۔ اسی طرح سیکولر اور دینی علم کے لحاظ سے بھی بہت کم مسلمان لڑکیوں کو یہ مواقع مل سکتے تھے کہ وہ سیکولر تعلیم حاصل کرسکیں یا اپنے مذہب کا مزید علم حاصل کریں اور اپنا دینی علم بڑھا سکیں۔ اس تناظر میں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عورتوں اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر بہت زور دیا ہے یہ امر حیران کُن اور بہت افسوسناک ہے۔ اب تک مسلمانوں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کو پہلے سے بڑھ کر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے اور یوں مسلمان عورتیں مردوں کی نسبت نہایت کم تعلیم یافتہ رہ گئیں۔ اس افسوسناک رجحان کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ نام نہاد مذہبی علماء میں سے بہت سے علماء دینی تعلیم کو، مردوں میں بالعموم اور عورتوں میں بالخصوص، پھیلانا اور اس کی ترویج نہیں چاہتے تھے۔ اسلامی تعلیمات کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے وہ عورتوں کو محض گھر کی چاردیواری میں قید رکھنا چاہتے تھے اور بنیادی تعلیم کے حصول کی اجازت بھی نہ دیتے تھے۔ ایسے رویّے اسلام کی آئندہ ترقی کیلئے نہایت نقصان دہ تھے کیونکہ جب مسلمان عورتوں کو خود اپنے دین کا کوئی علم نہ تھا تو ان کیلئے اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کرنا بھی ناممکن تھا۔ تاہم یہ نہایت خودغرضانہ رویہ آئندہ کئی زمانوں پر محیط رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی تجدید اور نشأۃ ثانیہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبعوث ہو کر نہ صرف یہ کہ مردوں کی تربیت اور حصول تعلیم کی طرف زور دیا بلکہ احمدی عورتوں اور لڑکیوں کو بھی سیکولر اور دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ درحقیقت ایک وقت ایسا بھی تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود عورتوں کی دینیات کی کلاسیں لیا کرتے تھے۔ آپ کی بابرکت رہنمائی اور بعد ازاں خلافت احمدیہ کے ذریعہ احمدی عورتوں میں تعلیم کے حصول اور دینی علم سیکھنے کی اہمیت و قدر کا شعور پیدا ہوا۔ یقیناً جماعت نے ہمیشہ عورتوں اور بچیوں کی تعلیم کو مسلسل اُجاگر کیا ہے اور اس کی حمایت کی ہے، اور اس مقصد کے حصول کیلئے کئی پروگرام اور سکیمیں بنائی گئی ہیں۔ اس کی ایک بڑی مثال تو وہ سکول اور کالج ہیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قادیان اور پھر ربوہ میں قائم کئے۔ ان مراکز تعلیم کے ذریعہ وہ بچیاں جو پڑھائی کیلئے بڑے شہروں کا سفر نہیں کرسکتی تھیں ان کیلئے باقاعدہ تعلیم کا انتظام کیا گیا جہاں وہ اعلیٰ معیار کی سیکولر اور دینی تعلیم حاصل کر پائیں۔ ان سکولوں اور کالجز کا ایک بہت بڑا اضافی فائدہ تو یہ تھا کہ ہماری بچیاں ایک محفوظ اور بااخلاق ماحول میں تعلیم حاصل کرسکتی تھیں بجائے اس کے کہ وہ دوسرے قصبوں یا شہروں کا سفر کرتیں جہاں ایسا ماحول موجود نہیں تھا۔ ہماری بچیوں کا ایک محفوظ اور بااخلاق طریق پر تعلیم کا حصول آج کے دور میں بھی ایک بہت بڑا چیلنج ہے، بالخصوص یہاں مغربی ممالک میں جہاں عموماً یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ وہ محض اپنی نام نہاد آزادی کی وجہ سے ترقی حاصل کر رہے ہیں۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے اور ان معاشروں میں بہت سے خطرات موجود ہیں۔ پس ہماری تمام بچیوں اور خصوصاً واقفاتِ نَو کو نہایت احتیاط کے ساتھ چلنا چاہئے۔

جہاں آپ اپنی تعلیم میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں وہاں آپ کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے کہ آپ کبھی بھی اپنی اسلامی اقدار کو پسِ پُشت نہ ڈالیں اور نہ ہی کبھی وہ ذمہ داریاں جو آپ پر آپ کے دین نے ڈالی ہیں انہیں ترک کریں۔ جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ ہماری جماعت نے لڑکیوں کی تعلیم کو ہمیشہ فروغ دیا ہے اور اس کا اضافی فائدہ یہ ہوا ہے کہ دنیا کے بعض حصوں میں، بالخصوص ترقی پذیر ممالک میں اور بالعموم مغربی دنیا میں، ہم دیکھ رہے ہیں کہ احمدی بچیاں اپنی تعلیم کو لڑکوں کی نسبت زیادہ سنجیدگی سے لیتی ہیں اور ان سے بڑھ کر کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں۔ جبکہ مجھے اس امر پر خوشی ہے کہ ہماری بچیاں اس میدان میں نمایاں ہیں، مگر اس کے ساتھ ایک مسئلہ بھی اٹھ کھڑا ہے کہ جب رشتہ کا فیصلہ کرنے کا وقت آتا ہے تو ہماری کچھ احمدی لڑکیاں صرف تعلیمی طور پر اپنے ہم پلّہ لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہیں۔ یقیناً ہمارے لڑکوں اور نوجوانوں کو اپنی تعلیم کی طرف توجہ دینی چاہئے اور تندہی کے ساتھ کام کرنا چاہئے لیکن اگر کسی لڑکی کیلئے ایک اچھے اور نیک احمدی کا رشتہ آتا ہے تو اس لڑکی کو یہ رشتہ صرف اس بنیاد پر ردّ نہیں کرنا چاہئے کہ وہ شخص اتنا تعلیم یافتہ نہیں ہے جتنا وہ چاہتی ہے۔

کسی رشتہ کا فیصلہ کرتے ہوئے ترجیح ہمیشہ تقویٰ اور اس بات کو دینی چاہئے کہ آپ اپنی بقیہ زندگی ایک ایسے گھر میں گزار سکتی ہیں جہاں احمدیت کی حقیقی اقدار پر ہمیشہ عمل کیا جاتا ہے۔ بہرحال تعلیم کی اہمیت کے تعلق سے ہمیشہ یاد رکھیں کہ تعلیم تبھی فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہے جب وہ آپ کے دین اور ایمان کو مضبوط اور قائم کرنے کیلئے استعمال کی جائے۔ اپنے علم کو اپنے دین کی راہ میں استعمال کرنے کا سب سے بنیادی طریق یہی

ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کئے جائیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں سب سے اہم تو ایک ماں کا اپنے بچوں کو، خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، نیک رنگ میں پالنا اور انہیں تعلیم دینے کا فریضہ ہے تا کہ وہ بڑے ہو کر مزید آگے بڑھیں اور اپنی قوم کیلئے ایک عظیم سرمایہ ثابت ہوں۔ تاہم اسلام یہ کہیں نہیں کہتا کہ عورتیں اپنے گھروں میں ہی محدود رہیں جیسا کہ بعض اوقات الزام لگایا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بعض لڑکیاں اور عورتیں اپنی تعلیم میں آگے جاتی ہیں اور غیر معمولی نتائج حاصل کرتی ہیں تو اسلام یہ نہیں کہتا کہ وہ اپنی یہ صلاحیتیں یا ٹیلنٹ ضائع کردیں اور صرف گھر بیٹھی رہیں۔ اسلام انہیں انکی ممکنہ صلاحیتوں کو حاصل کرنے سے روکتا نہیں ہے بلکہ وہ ایسے پیشے اختیار کرسکتی ہیں جن سے وہ انسانیت کو فائدہ دے سکیں اور خدمت کرسکیں۔ پس وہ خواتین جن میں ڈاکٹر یا ٹیچر یا کوئی ایسا پیشہ اختیار کرنے کی صلاحیت ہے جو انسانیت کیلئے فائدہ مند ہے تو وہ اسے اختیار کرسکتی ہیں۔ البتہ اس کے ساتھ انہیں اپنے بچوں اور خاندان کے تعلق سے فرائض کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ایسی خواتین کو مؤثر رنگ میں اپنے وقت کو منظم کرنا چاہئے اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے بچے کسی بھی طرح سے نظر انداز نہ ہوں۔ ایک احمدی ماں کی پہلی ترجیح اپنے بچوں کی نیک تربیت ہونی چاہئے۔

ایسی واقفاتِ نو جنہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور وہ اپنی ان صلاحیتوں کو پیشہ وارانہ رنگ میں استعمال کرنا چاہتی ہیں وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ اپنے گھر کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں۔ اسی طرح ایسی لڑکیاں جو اچھی پڑھی لکھی ہیں اور باہر نوکری وغیرہ کیلئے نہیں جاتیں انہیں کسی قسم کا احساس کمتری یا شرمندگی نہیں ہونی چاہئے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو ضائع کررہی ہیں۔ سچ یہ ہے کہ اپنے گھر کا خیال رکھنا، اپنے بچوں کا خیال رکھنا اور ان کی پرورش کرنا غیر معمولی اہمیت اور قدر و قیمت کا کام ہے۔

بالعموم اسلامی تعلیمات نے کاموں میں مرد و عورت کے مابین تقسیم کررکھی ہے اور یہ ہمارے مذہب کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہماری باہمی ذمہ داریوں کو اس قدر واضح کردیا ہے۔ تاہم اسلام نے ہر ممکنہ حالات کے مطابق تعلیم دی ہے۔ پس ان پیشوں کے علاوہ بھی بعض ایسے مخصوص حالات پیش آسکتے ہیں کہ جہاں عورتوں کو کام کرنا پڑے۔ مثال کے طور پر نبی کریم ﷺ کے زمانے میں عورتوں نے جنگوں میں زخمی ہونے والوں کی مدد کے لئے نرسوں کا کام کیا۔ بعض مسلمان عورتوں نے اگلی صفوں میں لڑائی میں حصہ لیا اور نہایت جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔

بہرحال جیسا کہ مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ آپ وہ ہیں جن کے والدین نے آپ کی زندگیاں خدمتِ اسلام کیلئے پیش کرنے کا عہد کیا اور اب آپ میں سے کئی ایک نے جو بلوغت کی عمر تک پہنچ چکی ہیں یا عنقریب پہنچنے والی ہیں اپنے وقف کی تجدید کی ہے۔ سوال یہ ہے کہ آپ نے اپنے وقف کے عہد کی تجدید کیوں کی؟ آپ نے اپنی زندگیاں جماعت کیلئے وقف کیوں کیں؟ آپ کو اس پر غور کرنا چاہئے کیونکہ آپ اسی وقت اپنے عہد کو پورا کرسکتی ہیں جب آپ کو یہ سمجھ ہو کہ اس سے کیا مراد ہے اور کیا تقاضے ہیں۔ بطور ایک واقفہ نَو آپ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے دین کو تمام دنیاوی اور مادی چیزوں پر مقدم رکھیں گی۔ پس اپنے سکولوں کالجوں میں اپنی سیکولر تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ دینی علم حاصل کرنے کی بھی بھرپور کوشش کریں کیونکہ جب تک آپ کو یہ علم نہ ہو کہ آپ کا مذہب کیا سکھاتا ہے اور آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے اس وقت تک آپ اس کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزار سکتیں۔ سب سے ضروری تو یہ ہے کہ آپ سب قرآن کریم ترجمہ کے ساتھ پڑھیں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی تفسیر بھی پڑھیں۔ قرآن کریم سے آشنا ہو کر ہی آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو واضح رنگ میں سمجھنے کے قابل ہوسکیں گی۔ قرآن کریم کا علم آپ کی روحانی ترقی کا باعث بھی ہوگا اور آپ کو اپنے بچوں کی تربیت کرنے کے قابل بھی بنائے گا۔

میرے سامنے کئی ایسی واقفات نَو بیٹھی ہیں جو کہ اب خود مائیں ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ مختلف پیشوں سے وابستہ کام بھی کررہی ہیں۔ لہٰذا میں اب دوبارہ انہیں یاددہانی کرواتا ہوں کہ انہیں اپنے وقت کو اس طرح سے تقسیم کرنا چاہئے کہ ان کے بچوں کی پرورش اور تربیت متأثر نہ ہو۔ یہاں کئی نوجوان لڑکیاں موجود ہیں جن کی شادیاں ہونے والی ہیں اور عنقریب انشاء اللہ ان کی اپنی فیملی لائف کا آغاز ہوگا، انہیں زندگی کے اس اگلے باب میں اس بات کے ادراک کے ساتھ داخل ہونا چاہئے کہ ان کی پہلی ترجیح بچوں کی تربیت ہے۔ اگر آپ اپنی یہ بنیادی ذمہ داری پوری کریں گی تو اس سے نہ صرف آپ کو اور آپ کے خاندان کو فائدہ ہوگا بلکہ آپ کی یہ کوششیں آپ کی قوم کیلئے فخر اور فائدہ کا باعث ہوں گی کیونکہ آپ نئی نسل میں مثبت اقدار و روایات منتقل کریں گی۔ آپ اس بات کو بھی یقینی بنائیں گی کہ آپ کے بچے بڑے ہو کر عملی نمونہ ہوں اور آئندہ بعد میں آنے والوں کے تعلق سے بھی اپنے فرائض کو سمجھنے والے ہوں۔ اس طرح آپ آئندہ نسلوں میں دائمی انسانیت، اخلاق اور امن کے ایک دور (cycle) کی بنیاد رکھیں گی۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے بچوں کی تربیت کر کے آپ نہ صرف ان کی بلکہ بعد میں آنے والی نسلوں کی بھی حفاظت کے سامان کرنے والی ہوں گی۔

یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم کی ترقی اور نشوونما کی کنجی اس قوم کی ماؤں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ اسلام میں عورت کے مقام کے تعلق سے ہمیں حضرت رسول کریم ﷺ کی اس دَور کی تعلیمات کو ہی دیکھنا چاہئے جب اسلام پر حملے کئے جارہے تھے اور مسلمانوں کی طرف سے دفاعی جنگیں لڑی جارہی تھیں۔ اس وقت جہاد کے موقع پر کئی مسلمان مرد شہید ہوئے اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ شہادت سے منسلک برکات بہت وسیع ہیں، نتیجتاً بعض مسلمان عورتوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے عرض کی کہ ہمیں لڑائی کی اجازت کیوں نہیں ہے اور ہم اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو انجام دیتے ہوئے تلوار کے جہاد اور شہادت کی برکات سے کیوں محروم ہیں۔ اس پر حضرت رسول کریم ﷺ نے ان عورتوں کو فرمایا کہ اگر وہ اپنی گھریلو ذمہ داریاں ادا کریں، اپنے بچوں کی تربیت کریں اور انہیں نیک مسلمان بنائیں تو ان کا اجر بھی جہاد کرنے والوں کے برابر ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں تلوار کے جہاد کی شرائط موجود نہیں ہیں کیونکہ کوئی قوم یا گروہ اسلام کے خلاف کوئی مسلح فوج لے کر حملہ آور نہیں ہے اور مخالفین کی طرف سے استعمال کئے جانے والے حربے کافی مختلف ہیں۔ ظاہری اسلحہ کی بجائے یہ لوگ اسلام مخالف لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ، میڈیا اور انٹرنیٹ اور اپنے مشنری (تبلیغی) کاموں کے ذریعہ اسلام پر حملہ آور ہیں۔ اس لئے ہم اس دور میں ہیں جہاں تعلیم ہی اس پراپیگنڈا کو چیلنج کرنے کی کنجی ہے اور علمی جہاد کے ذریعہ، انہی ذرائع کے ذریعہ جو کہ اسلام پر حملہ کیلئے استعمال کئے جارہے ہیں۔ نہ صرف مرد اور لڑکے اس قلمی جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں بلکہ ہماری عورتوں اور بچیوں کو بھی ضرور اس میں حصہ لینا چاہئے۔

ہماری خواتین میں سے واقفات نَو کو اس کوشش میں سب سے آگے ہونا چاہئے تا کہ جب آپ اچھی تعلیم حاصل کرلیں تو اسلام پر جو جھوٹے الزامات لگائے جارہے ہیں ان سے اسلام کے دفاع کا کوئی موقع ضائع نہ جانے دیں۔ ایک اور وجہ یہ ہے کہ کیوں دین کا علم حاصل کرنا ضروری ہے تا کہ آپ مختلف اعتراضات کا جواب دے سکیں اور جو بھی غلط تصورات ہیں ان کو دور کرسکیں۔ آپ بغیر کسی شرمندگی یا احساس کمتری کے دلیری کے ساتھ ایسے جھوٹے دعووں کا جواب دیں کیونکہ سچ تو آپ کے ساتھ ہے۔ اس زمانے میں اسلام کے خلاف جو کئی الزامات لگائے جاتے ہیں ان میں سے اکثر کا محور عورت کے حقوق ہیں، لہٰذا آپ کو ان کا جواب دیتے ہوئے خصوصاً ان پر توجہ دینی چاہئے۔ مثال کے طور پر اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام عورت پر ظلم کرتا ہے اور انہیں ہر وقت گھر کی چاردیواری میں قید رہنے پر مجبور کرتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حجاب عورت کو دبا کر رکھنے کا باعث ہے۔ ایک اور عام اعتراض یہ بھی ہے کہ اسلام نے عورتوں کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کیا ہے۔ مگر اسلام تو وہ مذہب ہے جو شروع سے ہی تمام عورتوں کے حقوق کا ضامن ہے۔ یہ وہ مذہب ہے جس نے عورت کو آزاد کیا اور اس کا صحیح مرتبہ اور عزت قائم کی۔ یہ تو محض گزشتہ صدی کی بات ہے کہ جب وہ لوگ اور اقوام جو اسلام کی مذمّت کرتے ہیں، انہیں عورتوں کو بنیادی حقوق دینے پر مجبور ہونا پڑا لیکن پھر بھی وہ اخلاقی برتری کا دعویٰ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح ’آزادی‘ کے نام پر انہوں نے ایسے ماحول کو فروغ دیا ہے کہ جس میں عورت کو محض ایک چیز کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور ان کی عزت و وقار اور اصل مرتبہ کو مسلسل دبایا جاتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ اسلام کی عظیم تعلیمات کا میڈیا اور دیگر ذرائع سے دفاع کرنا آپ کا فرض ہے۔

اس مقصد کیلئے واقفات نَو کی ایک مرکزی ٹیم تشکیل دی جانی چاہیے اور اسی طرح مختلف علاقوں اور شہروں کی مقامی ٹیمیں بھی ہونی چاہئیں۔ یہ آپ یعنی واقفات نَو بچیاں اور عورتیں ہی ہوں گی جنہوں نے دنیا کو حقیقی عزت و وقار کے معنے سکھانے اور یہ بتانے کی مشعل اٹھائی ہوگی کہ کس طرح اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے۔ اس کیلئے جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں قرآن کریم کا مطالعہ کیا جائے اور جتنا ممکن ہوسکے دیگر جماعتی لٹریچر کا بھی مطالعہ کریں۔ اس مطالعہ سے آپ جو علم حاصل کریں گی وہ آپ کی علمی طاقت کا باعث ہوگا اور ہمارے مذہب کے خلاف اٹھائے گئے اعتراضات پر قابو پانے کی صلاحیت دے گا۔

حصول تعلیم کی اہمیت کے بارہ میں ایک مرتبہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک کہ ہماری سو فیصد احمدی خواتین مکمل تعلیم یافتہ نہیں ہوجاتیں، جماعت کی نوجوان نسل کی تربیت کرنا ناممکن ہوگا۔ یہ حقیقت اور حکمت سے بھرا ہوا نکتہ ہے۔ اگر دس فیصد، بیس فیصد یا پچاس ساٹھ فیصد تک بھی ہماری عورتیں اچھی تعلیم یافتہ ہوں اور بہترین طریق پر اپنے بچوں کی پرورش کریں تو بھی یہ کافی نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے بچے دوسرے احمدی بچوں سے جن کی مائیں زیادہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں یا زیادہ دینی علم نہیں رکھتیں، ملیں گے اور اِن کا پھر اُن بچوں پر منفی اثر ہوگا۔ اس لئے ایک حقیقی تقویٰ شعار اور دینی قوم کی ترقی کے لئے ہر ایک احمدی ماں اور باپ کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

اگر ایک فرد یا خاندان کمزور ہے تو اس کا آسانی سے دوسرے پر اثر ہوگا۔ اس کے برعکس اگر تمام احمدی خاندان اپنے بچوں کیلئے ایک مثبت مثال قائم کریں گے تو ہم مغرب میں رہتے ہوئے بھی ایک روحانی اور اسلامی ماحول بنانے کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ اپنے سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ آپ کو دنیاوی تعلیم با آسانی میسر ہے، لیکن جیسا کہ مَیں بار بار کہہ چکا ہوں کہ اس کے ساتھ دینی تعلیم بھی ضرور حاصل کریں۔ ورنہ اگر آپ اپنی دینی تعلیمات اور روایات کو ترک کردیں گی تو یہ دنیاوی علم آپ کے کسی حقیقی فائدہ کا باعث نہ ہوگا۔ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ کو قرآن کریم کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرنے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے اور انگریزی زبان میں جو بھی دیگر جماعتی لٹریچر مہیا ہے اسے پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں۔

مزید برآں آپ کو میرے خطبات سننے چاہئیں اور جو بھی میں آپ سے کہتا ہوں اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ کو تو خلیفۂ وقت کے خطبات جمعہ کو اپنی زندگیاں گزارنے کا ایک بنا بنایا ضابطہ اخلاق سمجھنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا مغرب میں اسلام کے خلاف کئے گئے اعتراضات، خصوصاً وہ اعتراضات جن کا تعلق عورتوں کے حقوق سے ہے، کا جواب دینا آپ کی ذمہ داری ہے۔ آپ کو نہ صرف اپنے الفاظ سے بلکہ اپنے کردار سے ان کا جواب دینا چاہیے۔ مثلاً آپ کو ہر وقت پردہ کا ایک اچھا معیار قائم رکھنا چاہئے۔ چند ماہ قبل کینیڈا میں دیئے گئے ایک خطبہ میں مَیں نے ایسی 35،40 خصوصیات بیان کی تھیں جو کہ ایک واقف نو کو حاصل

کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے وہ خوبیاں نمایاں کی تھیں جو کہ ایک واقف نو کا طرہ امتیاز ہونی چاہئیں، لہٰذا آپ سب کو بھی انہیں مدّنظر رکھنا چاہئے اور اس بات کا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے کہ آپ کس قدر ان پر عمل کر رہی ہیں۔

آپ کو نماز میں باقاعدہ ہونا چاہئے اور ہمیشہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرمائے اور آپ کو اپنی تعلیم کو حکمت کے ساتھ استعمال کرنے کے قابل بنائے۔ ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک احمدی لڑکی کا واقعہ بیان فرمایا جس نے اپنی بی اے کی ڈگری مکمل کی تھی اور اس کو اس اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد تعلیم یافتہ طبقہ میں تبلیغ کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پھیلانے کی کوشش کرنے کا کہا گیا۔ تو اس نے جواب میں یہ کہا کہ میں نے اتنی قابلیت اور تعلیم اس لئے حاصل نہیں کی تھی کہ میں تفرقہ پیدا کروں اور یہ کہا کہ تبلیغ کرنا تو تنازعہ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ واقعہ بیان کر کے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کسی پڑھے لکھے انسان کا جواب نہیں تھا بلکہ ایک ایسے شخص کا جواب تھا جو جاہل اور اَن پڑھ ہے۔ پس آپ میں سے کسی کو ایسے دھوکہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مواقع عطا فرمائے ہیں انہیں سمجھیں اور پہچانیں اور جو بھی آپ نے علم حاصل کیا ہے اسے اسلام کے دفاع اور تبلیغ کیلئے استعمال کرنے کی کوشش کریں۔

اس وقت میں ایک اور اعتراض کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جو مخالفین کی طرف سے اسلام پر لگایا جاتا ہے بلکہ افسوس کہ بعض مسلمان مرد و خواتین بھی اس اعتراض کے حامی ہیں۔ اعتراض اس حدیث پر کیا جاتا ہے جس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک رؤیا میں جہنم کا نظارہ دیکھا ہے جس میں کثرت سے ایسی عورتیں تھیں جنہیں اپنے دین کا کوئی علم نہ تھا، جو دانائی یا علم نہیں رکھتی تھیں اور جو ناشکرگزار تھیں۔ اس حدیث کو بنیاد بناتے ہوئے بعض غیر مسلم نقّاد اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کے مقام کو کم کیا ہے اور انہیں بدنام کیا ہے جبکہ اس کا سچائی سے دُور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی تفصیلی طور پر وضاحت فرمائی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس زمانے کی بعض عورتوں میں پائی جانے والی چند مخصوص کمزوریوں کی نشاندہی فرما رہے تھے کہ وہ اَن پڑھ تھیں، اپنے دین سے ناواقف تھیں اور اللہ کی اپنے اوپر کی گئی نعمتوں کی ناشکرگزار تھیں۔ پس حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ الفاظ ایسی عورتوں کی اصلاح کیلئے بطور تنبیہ کے تھے۔ پھر بھی اسی زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح مسلمان عورتیں اخلاق، نیکی اور علم کی انتہائی بلندیوں تک پہنچیں۔ مثال کے طور پر بعض خواتین، خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نے مسلمان مردوں کو اسلام کا علم دیا۔ اسی طرح بعض نے میدان جنگ میں مردوں کے شانہ بشانہ لڑائی میں حصہ لیا اور عظیم قربانیاں دیں۔ اسی طرح جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ عورتیں جو اپنے بچوں کی تربیت کریں گی اور اپنے گھر کا خیال رکھیں گی انہیں جہاد میں شمولیت جتنا ثواب ملے گا۔ پس یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسی متقی اور نیک خواتین جہنمی ہوں؟ یہ ناممکن ہے۔ اور جو بھی ایسا کہتا ہے اس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات کے برعکس بیان کیا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا یہ حدیث اس زمانے کی عورتوں کو متنبہ کرنے کیلئے تھی۔ نیز چونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسلمان عورتوں کے روحانی معیار بلند کرنا چاہتے تھے پس یہ حدیث انہیں ابھارنے اور جنت کے دروازے کھولنے کا طریق بتانے کا ذریعہ بھی تھی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ کمزوریاں یا گناہ عورتوں کی فطرت کا حصہ ہیں، بلکہ آپ نے تو یہ نصیحت فرمائی کہ یہ وہ بری عادات ہیں جو بعض میں پیدا ہو گئی ہیں۔ فطرت تو موروثی اور مستقل ہوتی ہے جبکہ بری عادات کو بدلا جا سکتا ہے اور ان کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ جس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے متعدد مرتبہ مسلمان مردوں کو ان کی کمزوریوں کی طرف توجہ دلائی اور انہیں اصلاح کے طریق سکھائے، اسی طرح آپ نے عورتوں کی بھی راہنمائی فرمائی۔ یہ نہایت دکھ کا باعث ہے کہ نام نہاد اسلامی علماء اس حدیث کا اکثر ہی غلط استنباط اور غلط استعمال کرتے ہیں اور نفرت آمیز طور پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ الفاظ ثابت کرتے ہیں کہ عورتیں غلط کار ہیں۔ عقل، علم یا فیصلہ کرنے کی طاقت سے عاری ہیں اور خواہ کچھ ہو جائے نعوذ باللہ یہ جہنمی ہیں۔ اس سے جھوٹی بات کوئی نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بہت سے نام نہاد علماء عورتوں کی ترقی نہیں چاہتے تھے اور اس لئے انہوں نے عمداً اس حدیث کی بالکل ہی غلط طریق پر تشریح کی تا کہ اپنے خود غرض مقاصد حاصل کر سکیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ الفاظ محض اصلاح کے مقصد سے تھے تا کہ عورتیں اپنی صلاحیتوں کو پا سکیں اور اپنے مقام کو بلند کریں۔

ہم احمدی مسلمان بہت خوش قسمت ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دوسرے علماء کی جہالت سے آشنا کیا اور انکے فریب اور بیوقوفانہ تشریحوں سے محفوظ کر دیا۔ اس لئے اگر کوئی عورت نام نہاد علماء کی جھوٹی تشریحات سن کر یہ یقین کر لے کہ اس میں علم حاصل کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، وہ فطرتی طور پر ناشکرگزار ہے یا دین کے علم حاصل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ جو بھی ہو جائے جہنم اس کا مقدر ہے تو یہ ایک بہت بڑی خطرناک غلطی ہو گی۔ جب ایک انسان ہمت ہار بیٹھتا ہے اور یہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اصلاح یا بہتری کا کوئی امکان نہیں ہے تو کمزوریاں اور گناہ مزید بڑھ جاتے ہیں۔ یہ المناک بات ہے کہ بعض مسلمان عورتیں کچھ غیر احمدی مولویوں کے زیر اثر آ گئی ہیں اور یہ تسلیم کرنے کی طرف مائل ہیں کہ وہ مردوں سے کمتر ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کسی عورت کو کبھی بھی یہ غلط تصورات پیدا نہیں کرنے چاہئیں کہ کسی نہ کسی بنا پر جہنم ہی ان کا مقدر ہے، وہ مردوں سے کمتر ہیں یا علم و حکمت حاصل کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ کسی بھی طرح ایک عورت کا مقام مرد سے کم نہیں ہے۔ بلکہ یہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تھے جنہوں نے تمام زمان و مکان میں جملہ عورتوں کے حقوق قائم فرمائے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ فرمائیں کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے اور یہ کہ تم عائشہؓ سے آدھا دین سیکھ سکتے ہو، اور دوسری طرف نعوذ باللہ یہ فرمائیں کہ عورتیں جہنمی ہیں؟ جیسا کہ میں نے کہا، یہ ناممکن ہے اور ایسے دعوے بعض علماء کی طرف سے صرف اپنے مفاد کے حصول کیلئے کی گئی جاہلانہ اور غلط تشریحات کا نتیجہ ہیں۔

یہ حدیث دراصل تمام عورتوں کیلئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے بہت بڑا احسان ہے کیونکہ آپ نے انہیں خبردار کیا اور نجات کی راہ دکھائی اور خدا تعالیٰ کے راستہ کی طرف راہنمائی کرنے والی ایک روحانی شمع لہرائی۔ پس کسی بھی مسلمان عورت کو اپنے مقام کے بارہ میں کبھی احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اسے اس حدیث کی کسی غلط تشریح کو قبول کرنا چاہئے۔ اس کی درست تشریح یہ ہے کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی اپنی کمزوریاں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دنیاوی اور دینی تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور اپنے علم کو اسلام کے دفاع اور اپنی آئندہ نسلوں کی نیک تربیت کیلئے استعمال کرنا چاہئے۔ یہاں موجود چھوٹی بچیوں کو بھی تعلیم کی اہمیت سمجھنی چاہئے اور وہ دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے سکولوں اور کالجوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کریں۔

اپنی اس نوعمری میں بھی آپ یہ یاد رکھیں کہ آپ انشاء اللہ اپنی اس تعلیم کے ذریعہ اسلام کی خدمت کر سکیں گی۔ اپنے دین کے بارہ میں، خواہ اسلامی تعلیمات ہوں یا دین پر عمل کرنا، کبھی کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوں۔ مثال کے طور پر آپ کو ہمیشہ باحیا لباس پہننا چاہئے اور اعتماد کے ساتھ دوسروں کو یہ بتائیں کہ آپ کو یہ کپڑے پہننے پر مجبور نہیں کیا گیا بلکہ آپ نے خود اپنے مذہب کی حکمت جو اس میں پنہاں ہے اس کو سمجھتے ہوئے باحیا لباس پہننا اختیار کیا ہے۔ اسی طرح واقفات نَو بچیوں کو نماز میں باقاعدہ ہونا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ دس سال کی عمر سے روزانہ پانچ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں لہٰذا پوری توجہ اور اللہ سے تعلق پیدا کرنے کے مقصد کو سامنے رکھ کر اپنی نمازیں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو جو میں نے آج کہا ہے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وقف نو کی سکیم میں شامل ہونے کا جو عہد ہے اللہ تعالیٰ اس کے تقاضوں کو پورا کرنے میں آپ سب کی مدد فرمائے۔ آمین۔ اب دعا کر لیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25 مئی 2018)

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (سورۃ البقرہ:149)

ورہر ایک کیلئے ایک مطمح نظر ہے جسکی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جلّور (صوبہ کرناٹک)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (سورۃ البقرۃ:46)

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9036: مَیں امتہ الرحیم زوجہ مکرم محمد سلیم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 2 جنیا 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: امتہ الرحیم گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9037: مَیں مدینہ خاتون زوجہ مکرم محمد طاہر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نصف جنیا 22 کیریٹ، حق مہر -/40,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: مدینہ خاتون گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9038: مَیں نور جہاں بیگم زوجہ مکرم فقارت احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 بھری 22 کیریٹ (زیور طلائی بصورت حق مہر)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: نور جہاں بیگم گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9039: مَیں صراطُ بیگم زوجہ مکرم سخاوت علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/25,560 روپئے بذمہ خاوند، خاوند سے علیحدگی ہوگئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: صراطُ بیگم گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9040: مَیں ریحانہ بانو زوجہ مکرم شیخ عمران صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/ اپریل 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/28,500 روپئے، زیور نقرئی 2 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: ریحانہ بانو گواہ: شیخ لقمان

مسل نمبر 9041: مَیں محمد نسیم ولد مکرم تعلیم محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14/ مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق العبد: محمد نسیم گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9042: مَیں شیخ عبد العزیز ولد مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن مبارک پور ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/ مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/7500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق العبد: شیخ عبد العزیز گواہ: عمران خان

مسل نمبر 9043: مَیں طاہرہ بیگم زوجہ مکرم عاشق محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 بھری 22 کیریٹ، حق مہر -/35,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: طاہرہ بیگم گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9044: مَیں نصرت جہاں بیگم زوجہ مکرم شیخ سلیم الدین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نصف بھری 22 کیریٹ، رہائشی مکان 16x10 فٹ سرکاری زمین پر۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: نصرت جہاں بیگم گواہ: وسیم خان

مسل نمبر 9045: مَیں سیدہ منیرہ خاتون زوجہ مکرم نور الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن دھواں ساہی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/ فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 2 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/2000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: سیدہ منیرہ خاتون گواہ: نعیم الدین احمد خان

مسل نمبر 9046: مَیں نور جہاں بیگم زوجہ مکرم ڈاکٹر منظور حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/ مارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 137 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 120 گرام، حق مہر کے عوض میں 1250 ڈسمل زمین۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق الامۃ: نور جہاں بیگم گواہ: وسیم خان

مسل نمبر 9047: مَیں سیدہ صالحہ بیگم زوجہ مکرم مجیب الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: نیلادری بہار (پلاٹ نمبر 475) ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا کھجوریہ پاڑہ (ناریسو) بالی پٹنہ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/ فروری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر ایک لاکھ ایک سوا یک روپئے، زیور طلائی 13 تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلیم احمد الامۃ: سیدہ صالحہ بیگم گواہ: شیخ مفسر احمد

مسل نمبر 9048: مَیں شیخ برہان ولد مکرم شیخ محرم صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 56 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/ مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ظفر الحق العبد: شیخ برہان گواہ: وسیم احمد خان

مسل نمبر 9049: مَیں چوہدری محمد راشق ولد مکرم عبد الغفور صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن نہاپچی نزد جے ٹی ایس Karuvambrah(w) ڈاکخانہ منجیری ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/ جون 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا

کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمس الدین کے. وائی العبد: چوہدری محمد راشق گواہ: نشاج سی. پی

مسل نمبر 9050: مَیں بی اے عبد الرحیم ولد مکرم عبد المجید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن Bilavinakath House ڈاکخانہ Karuvambaram West ضلع منجیری صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 3 سینٹ رہائشی زمین۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/50,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے وائی شمس الدین العبد: بی. اے عبد الرحیم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9051: مَیں رُقیہ زوجہ مکرم عبد المجید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن Bilavinakath House، Thekkaden Flat ڈاکخانہ West Karuvambram ضلع منجیری صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/اپریل 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 105 سینٹ زمین، زیور طلائی 32 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے وائی شمس الدین الامۃ: رُقیہ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9052: مَیں منیر الدین. ایم ولد مکرم محی الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 23 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن (H)Moochikkal راما مکولم Karuvambram West ڈاکخانہ منجیری ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے. وائی. شمس الدین العبد: ایم منیر الدین گواہ: سی. ایچ محمد راشق

مسل نمبر 9053: مَیں نشاج سی. پی ولد مکرم شریف صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن سی. پی. ہاؤس Karuvambram West ڈاکخانہ منجیری ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2/اپریل 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے. وائی. شمس الدین العبد: نشاج سی. پی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9054: مَیں حانیہ سفیر بنت مکرم سفیر احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ چارکوٹ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16/جون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رضوان احمد بھٹی الامۃ: حانیہ سفیر گواہ: سفیر احمد بھٹی

مسل نمبر 9055: مَیں ماریہ مبشر بنت مکرم محمد نذیر مبشر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن دہری ارلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17/جون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رضوان احمد بھٹی الامۃ: ماریہ مبشر گواہ: سفیر احمد بھٹی

کلامُ الامام

’’جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 515)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

مسل نمبر 9056: مَیں امیر علی صدیق ولد مکرم عبد الغنی. یو صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن دار الصدیق ڈاکخانہ رحمت نگر ضلع موگرال صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25/مئی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ریاس الدین احمد سی. جی العبد: امیر علی صدیق گواہ: عبد الحمید. بی. ایم

مسل نمبر 8057: مَیں صادقہ جبین بنت مکرم سید کلیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن چلکل گوڑہ ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/جون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1 انگوٹھی، 2 کان کی بالیاں (وزن 1 تولہ 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم. احمد جعفر خان الامۃ: صادقہ جبین گواہ: سید اظہر علی

مسل نمبر 9058: مَیں عاصم سلیم خان ولد مکرم محمد سلیم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن یاری پورہ ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 6/جنوری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد بٹ العبد: عاصم سلیم خان گواہ: جاوید احمد نجار

مسل نمبر 9059: مَیں ناہیدہ بشارت زوجہ مکرم بشارت احمد امروہی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 8/جون 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 3 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 7 تولہ، حق مہر -/21,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد امروہی الامۃ: ناہیدہ بشارت گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9060: مَیں صبیحہ مزمل زوجہ مکرم مزمل الحق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان قیمت 7 لاکھ روپئے بمقام ننگل شام لاٹ زمین، زیور طلائی 2 انگوٹھیاں، کڑے، منگل سوتر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیر الدین ناصر الامۃ: صبیحہ مزمل گواہ: بشیر الدین

کلامُ الامام

’’دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں
تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو‘‘

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 73)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور
خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 422)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سھارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ۝لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡیَمِیۡنِ۝ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِیۡنَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber Cell : 9886083030, 9480943021

జుబేర్

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/جون 2018 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (ساؤتھ ہال، یو.کے)

15/جون 2018ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم حضرت محمد ابراھیم صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔1965ء میں ساؤتھ ہال آئے اور بطور سیکرٹری مال خدمت کے علاوہ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے اور دینی تعلیمات سکھانے میں مصروف رہے۔مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، اطاعت گزار، خلافت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق رکھنے والے بہت نیک انسان تھے۔مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹے، ایک بیٹی اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محمود حسن عودہ ابوطلعت صاحب (کبابیر)

12/جون 2018ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم نے کبابیر میں مسجد بنانے کے علاوہ معماری کے کاموں کے ذریعہ قابل ذکر خدمت کی توفیق پائی۔آپ خوش الحانی سے اذان دیتے تھے۔اپنی اولاد کو بھی اذان دینے اور قصائد پڑھنے کی مشق کرواتے تھے۔آپ کے بیٹے مکرم طلعت محمود صاحب کی اذان اور دوسرے بیٹے مکرم فرج محمود صاحب کے قصیدے ساری جماعت میں مقبول تھے۔مربیان اور واقفین زندگی کا بے حد احترام کرتے تھے۔صوم وصلوۃ کے پابند، مہمان نواز، بہت خوش اخلاق انسان تھے۔بلاد عربیہ کے سابق مجاہد مبلغ محترم چوہدری محمد شریف صاحب کے ہم زلف تھے۔

(2) مکرمہ انیسہ رشید احمد صاحبہ

اہلیہ مکرم راجہ رشید احمد صاحب (کراچی)

یکم اور 2 جون 2018ء کی درمیانی رات کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت عبد الحکیم صاحب کی پوتی اور حضرت مولوی عبد المغنی صاحب رضی اللہ عنہ ابن حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔آپ کو اپنے صحابی نانا کے پاس رہ کر چند سال ان کی خدمت کا موقعہ ملا۔آپ عبادت گزار، صابرہ وشاکرہ، خلافت کی شیدائی، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت ومحبت رکھنے والی، اپنے پرائے ہر ایک کیلئے مادر مہربان تھیں۔لجنہ کی سرگرم رکن تھیں۔اپنے حلقہ کی کئی سال صدر لجنہ رہیں۔لجنہ ضلع کراچی کی سیکرٹری صحت جسمانی کے طور پر بھی خدمت کی۔کئی سال آپ نے بطور نگران تربیتی کلاس وسپورٹس ریلی لجنہ کراچی کو ربوہ لانے کی توفیق پائی۔جب اپنے چھوٹے بیٹے کو مدرسۃ الحفظ ربوہ میں داخل کروایا تو ربوہ میں ایک عارضی گھر بنالیا اور تقریباً ڈیڑھ سال وہاں رہیں۔اس دوران اپنی بیٹیوں کو حضرت چھوٹی آپا سے ترجمہ قرآن پڑھوایا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے اور 18 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم راجہ برہان احمد صاحب (مربی سلسلہ) اور ایک داماد مکرم طاہر محمود مبشر صاحب (مربی سلسلہ) آجکل جامعہ احمدیہ یُو.کے میں بطور استاد خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرم ڈاکٹر الیاس احمد صاحب

ابن مکرم بشیر احمد صاحب (کینیڈا)

28/مئی 2018ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ نے پاکستان ایئر فورس کی ملازمت کے دوران ڈی ایم ایچ ایس کا ڈپلومہ حاصل کیا اور کامیاب ہومیو پیتھ ڈاکٹر بنے۔آپ کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے شفا رکھی تھی اور ہزار ہا لوگوں کا مفت علاج کیا۔لمبا عرصہ کینیڈا میں اپنا کلینک چلانے کے علاوہ جلسہ سالانہ کینیڈا پر بھی ہومیو پیتھی کلینک میں ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تحریک کیا کرتے تھے۔آپ دلیر داعی الی اللہ بھی تھے۔چھوٹی عمر سے ہی سفر کے دوران جماعتی لٹریچر کی تقسیم آپ کا روزمرہ کا معمول تھا۔اپنے کلینک پر آنے والوں کو ایم ٹی اے دکھانے کے علاوہ مفت لٹریچر اور قرآن کریم کے تراجم کا تحفہ دیا کرتے تھے۔بہت خوش اخلاق، نہایت عاجز اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری محمد حیات صاحب

(رکھ چراگاہ بھیرہ، ضلع سرگودھا، حال کینیڈا)

2/فروری 2018ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کو نائب زعیم مجلس انصار اللہ سرگودھا، سیکرٹری تحریک جدید وسیکرٹری وقف جدید، امیر حلقہ بھلوال، نگران حلقہ، زعیم مجلس انصار اللہ اور صدر جماعت رکھ چراگاہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی جائیداد پر غیر از جماعت شر پسند قابضین سے بڑی حکمت اور بہادری کے ساتھ قبضہ ختم کروایا۔

(5) مکرم عبد النور چوہدری صاحب

(کیلگری، کینیڈا)

7/مئی 2018ء کو 91 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت بابو عبد الحمید صاحب رضی اللہ عنہ (ریلوے آڈیٹر) کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ، دعا گو، خوش اخلاق، ملنسار، ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔تحریک جدید کے پہلے 5 ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔خلافت کے ساتھ محبت اور اطاعت کا گہرا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرمہ زینب بیگم صاحبہ

اہلیہ مکرم بابو عبد الرشید انور صاحب (بدوملہی)

13/جون 2018ء کو 96 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت امام دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور حضرت مولوی عبد الحق صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔آپ کو لمبا عرصہ قادیان میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے ہمسائے میں رہنے کی سعادت ملی اور ان کی شفقتوں سے بہت حصہ پایا۔مرحومہ نمازوں کی پابند اور بڑی خوبیوں کی مالک مخلص باوفا خاتون تھیں۔آپ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی (مبلغ سلسلہ فجی، گیمبیا و پروفیسر جامعہ احمدیہ) کی بھابھی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) مکرم صوبیدار خوشی محمد صاحب (ربوہ)

9/جون 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت نیک، پرہیز گار، صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔24 سال تک آرمی میں سروس کی اور پھر ریٹائرمنٹ کے بعد حفاظت خاص میں 13 سال خدمت کی توفیق پائی۔خلافت رابعہ کے دور میں 1995ء میں لندن میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ظفر احمد صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کے بھائی اور مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے خالہ زاد بھائی تھے۔

(8) مکرم محمد صدیق صاحب ٹھیکیدار

(دارالعلوم جنوبی احمد ربوہ)

27/فروری 2018ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ سینیٹری کا کام کرتے تھے۔لمبا عرصہ دفتر جلسہ سالانہ میں خدمت کی توفیق پائی۔المہدی ہسپتال نگر پارکر کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی آپ کو خدمت کا موقعہ ملا۔نظام جماعت اور خلافت سے اطاعت ومحبت کا تعلق رکھتے تھے۔

(9) مکرمہ سکینہ اختر صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد اسلم ناصر صاحب (ناصر آباد شرقی ربوہ)

23/مارچ 2018ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔نمازوں کی پابند، بڑی خوبیوں والی اور غریبوں کی ہمدرد بڑی باوفا اور نیک خاتون تھیں۔باقاعدگی سے اپنے چندہ جات ادا کیا کرتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم چوہدری تنویر احمد صاحب (مربی سلسلہ نظارت رشتہ ناطہ) کی والدہ تھیں۔

(10) محترمہ بشریٰ حبیب صاحبہ

اہلیہ مکرم حبیب الرّحمان صاحب (کراچی)

6/فروری 2018ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بہت نیک، مخلص اور بزرگ خاتون تھیں۔چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں اور دعوت الی اللہ کا شوق رکھتی تھیں۔خلافت سے والہانہ محبت کا تعلق تھا۔آپ مکرم ناصر احمد محمود صاحب (مربی سلسلہ) کی ساس تھیں۔

(11) مکرم چوہدری محمد اعجاز صاحب ابن مکرم چوہدری محمد رضوان صاحب (باب الابواب شرقی ربوہ)

30/اپریل 2018ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور انسان تھے۔اپنے محلہ میں بطور منتظم تعلیم القرآن وسیکرٹری تعلیم القرآن خدمت کی توفیق پائی۔بڑی محنت اور اخلاص کے ساتھ جماعتی خدمت کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 20-September-2018 Issue. 38

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں، دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14؍ستمبر 2018 بمقام (جلسہ گاہ بلجیم) برسلز

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے جماعت احمدیہ بلجیم کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ بڑے عرصے کے بعد میں آپ کے جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں۔ اس عرصہ میں جماعت میں اضافہ بھی ہوا ہے۔ جماعت پر یہاں اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل ہوئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ فضل، یہ احساس بھی افراد جماعت میں پیدا کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے اور ماننے میں اور عمل کرنے میں بھی نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ حقیقی طور پر پہلے کی نسبت بہتر ہوں اور ہمارا ہر دن اور ہر قدم گزشتہ دن سے اور پچھلے قدم سے نیکی اور تقویٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے میں ترقی کرتا ہوا اور آگے بڑھتا ہوا نظر آئے۔ اپنی برائیوں کو ہم پیچھے چھوڑ چکے ہوں اور نیکیوں میں نئی منزلوں کو طے کر رہے ہوں۔ اگر یہ بات افراد جماعت میں نظر آتی ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو حاصل کر لیا ہے یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ آپ یہاں دین کے نام پر آئے اللہ تعالیٰ کے نام پر آئے اور پھر اللہ کے حکموں پر عمل نہ کیا تو یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنا سکتی ہیں۔ ایک حد تک دنیا کی طرف توجہ دینا اور دنیا کمانا گناہ نہیں لیکن دنیا پر دنیاداروں کی طرح گرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے کیونکہ اگر یہ نہیں ہوں گے تو اس راہ سے بھی ابتلا آ جاتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور قمار باز ٹھگ ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بری عادتیں اختیار کر لیتا ہے۔ مگر ہر ایک چیز کی ایک حد ہوتی ہے دنیاوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیاوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے۔ حضور انور نے فرمایا: دنیا بھی کمانی ہے تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق بیوی بچوں کے حق ادا کرنے ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنی ہے یہ مقصد ہوگا تو دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ مت خیال کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت اور مال و عزت اولاد کی کثرت کسی شخص کیلئے راحت یا اطمینان اور سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشتی ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں وہ اطمینان اور تسلی اور تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے وہ ان باتوں سے نہیں ملتی وہ خدا میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہ السلام کی یہی نصیحت تھی کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہ پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم اللہ کے پورے فرمانبردار ہو۔ مطلب یہ کہ تمہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی حالت میں رہنا چاہئے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ پس یہ بے جا حسرتوں آرزوؤں کی آگ بھی منجملہ اس جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے کہ وہ بندے اور خدا میں ایک روک پیدا کر دیتی ہے۔ مال اور اولاد سے بھی انسان کیلئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے سخت بے چین اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے آپ فرماتے ہیں دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح پر انسان کی محبت اور دنیا کی محبت کی رگڑ سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے اس سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا ہے اور ہر قسم کی بیکاری کا شکار ہو جاتا ہے لیکن جب دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ہو۔ تو اس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر جاتا ہے۔ پھر بندہ وہی چاہتا ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔

حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ہر شامل ہونے والے کو جلسہ کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب تر ہوں۔ دین کو مقدم کرنے والے ہوں اور دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کو دین کا خادم بنانے والے ہوں اور یہ روح صرف اپنے اندر پیدا نہ کریں بلکہ اپنی اولاد میں بھی یہ روح پھونکیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے اور انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ پس جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کامل محبت نہ ہو نہ ہی دنیا کی محبت میں کمی آ سکتی ہے نہ ہی انسان کو مرتے وقت دلی سکون مل سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب یہ پتا چلا کہ جلسے کے مقصد کو لوگ پورا نہیں کر رہے تو آپ نے بڑی سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال میں جلسہ کا انعقاد نہیں کروں گا اور اس سال جلسہ منعقد نہیں ہوا۔

پس اگر ایسے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں اپنی کچھ کمزوریوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ناراضگی کا مورد بنے تو آجکل تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تعداد کے لحاظ سے کتنے ہیں جو اس زمرے میں آتے ہیں جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اگر وہ معیار نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں تو پھر جلسہ میں شامل ہونے کے حق دار بھی ہم نہیں۔ اس بات سے ہر مخلص احمدی کے دل میں ایک فکر پیدا ہونی چاہئے۔ اب تو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک کے جلسے ہوتے ہیں بعض میں میں شامل ہوتا ہوں بعض پر ایم.ٹی.اے کے ذریعہ سے شرکت ہو جاتی ہے۔ یورپ کے بعض جلسوں میں آپ میں سے بہت سے شامل ہوتے ہیں۔ پس ایک سال میں ایک سے زیادہ جلسوں میں شامل ہونے کی وجہ سے ایک انقلاب ہماری حالتوں میں آ جانا چاہئے۔ کہاں تو وہ زمانہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ جلسہ میں شامل ہوں سال میں ایک دفعہ تا کہ تمہارے اندر ایسی پاک تبدیلی ہو اور سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو اور کجا اب یہ حالت ہے کہ بعض لوگ ایک سال میں ایک سے زائد جلسوں میں شامل ہوتے ہیں۔ پس جائزہ لیں کہ کیسا انقلاب پھر ایسے حالات میں آ جانا چاہئے۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک ملاقات ہی کئی جلسوں پر بھاری تھی اور ایک انقلاب آ جاتا تھا آپ سے مل کے۔ لیکن اب مسلسل کئی جلسوں کو دیکھنا اور شامل ہونا کچھ تو پاک تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں ایم.ٹی.اے سننے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ پاکستان میں جلسوں پر پابندی ہے وہاں کے لوگ اس لحاظ سے محرومی کا شکار ہیں تو ایم.ٹی.اے پر کم از کم باقاعدگی سے خطبات ہی سنا کریں دیکھا کریں جلسے دیکھا کریں اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جلسوں کے پروگرام کو ایم.ٹی.اے پر دیکھ اور سن کر ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تو ساٹھ ستر فیصد تو تشنگی دور ہو سکتی ہے اور اگر چاہیں تو پاک تبدیلی تو پھر سو فیصد پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن آپ لوگ جو اب یورپ میں آ گئے ہیں آپ کو میں کہتا ہوں کہ آپ تو جلسوں میں شامل ہو رہے ہیں اور بعض سال میں ایک سے زیادہ جلسوں میں شامل ہو رہے ہیں یہاں آنے والے احمدیوں کو تو جیسا کہ میں نے کہا ایک انقلاب اپنی حالتوں میں پیدا کر لینا چاہئے یہ ٹریننگ کیمپ جو اللہ تعالیٰ نے میسر فرمایا ہے اس میں آنے کا فائدہ تو تبھی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات کے مطابق دنیا کو اپنا خادم بنا کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے والے بنیں یہاں آ کر جلسہ کی کارروائی کو غور سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ ہم نے ان باتوں پر عمل کرنا ہے تا کہ اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ کے لحاظ سے بعض انتظامی باتیں بھی کرنی چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ جگہ جو جلسہ کے لئے لی گئی ہے اس کے ماحول میں خیال رکھیں کہ نہ انتظامیہ کو کوئی تکلیف ہو نہ باہر نکلتے ہوئے سڑکوں پر ہمسایوں کو تکلیف ہو۔ اس بات کو بہر حال یقینی بنانا چاہئے غیر مسلموں کو تبھی اسلام کا صحیح پتا چلے گا جب ان پر یہ اظہار ہوگا کہ احمدی کس طرح ہمسایوں کا بھی خیال رکھنے والے ہیں اور قانون کی پابندی کرنے والے ہیں اور باوجود اتنی تعداد ہونے کے کسی قسم کی پریشانی کا باعث نہیں بن رہے۔ پھر جلسہ کے دنوں میں جو اصل مقصد ہے دعاؤں کا اس کو بھی سامنے رکھیں درود پڑھتے رہیں ذکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر کریں۔ جلسہ کی تقریروں کو میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ غور سے سنیں اور اس کیلئے یہ باقاعدہ انتظام رکھیں کہ جلسہ کے وقت میں ہر پروگرام میں شامل ہونا ہے اور تقریریں سننی ہیں اسی طرح پھر آپ اپنے بچوں کی اور اگلی نسلوں کی تربیت کر سکتے ہیں ان میں یہ احساس پیدا کر سکتے ہیں کہ جلسے کی کیا اہمیت ہے۔ آپس میں بھی جلسوں میں بدمزگیاں پیدا ہو جاتی ہیں کچھ پرانی رنجشیں لوگوں کی چل رہی ہوتی ہیں جب اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ ابھر کے سامنے آ جاتی ہیں اس لئے اس ماحول کو اس لحاظ سے بالکل پاک صاف رکھیں کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی بھی طرح ایک دوسرے کیلئے دل آزاری کا باعث بنے اور پھر لوگوں کو بھی غلط تاثر اس کی وجہ سے قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ بہر حال ہر لحاظ سے جلسہ کو بابرکت فرمائے سب لوگ ان جلسے کے دنوں میں دعائیں بھی کرتے رہیں نمازوں کی طرف بھی توجہ رکھیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا بھی اللہ تعالیٰ آپ کو وارث بنائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad